غلام احمد قادیانی

إنَّ الفضلَ بیدِ اللّٰهِ یؤتیه من یشاء — عسیٰ أن یبعثک ربک مقاماً محموداً

تار کا پتہ الفضل قادیان

THE ALFAZL QADIAN

الفضل

اخبار الفضل ہفتہ میں دو بار

فی پرچہ ایک آنہ

قادیان

ایڈیٹر قاضی اکمل

قیمت سالانہ پیشگی

جماعت احمدیہ کا سلسلہ ارکن جسے (سنہ ۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر ۴۸ | مورخہ ۱۴ دسمبر سنہ ۱۹۲۶ء | یوم سہ شنبہ | مطابق ۸ جمادی الثانی سنہ ۱۳۴۵ھ | جلد ۱۴

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح کی طبیعت نسبتاً اچھی ہے۔

منہاج الطالبین یعنی تقریر جلسہ سالانہ سنہ ۱۹۲۵ء کے مسودہ کی نظر ثانی فرمالی ہے۔ اور بک ڈپو کو برائے اشاعت مرحمت کردی ہے۔ اب حضور حق الیقین فی رد ہفوات المنافقین کی تصنیف میں مصروف ہیں۔ جس کا دو سو سے زیادہ کالم کا مسودہ برائے طباعت بکڈپو کو مل چکا ہے +

آنریبل وزیر زراعت قادیان میں

آج مورخہ ۱۱ دسمبر سنہ ۱۹۲۶ء کو آنریبل سردار جوگندر سنگھ صاحب وزیر زراعت پنجاب اپنی لیڈی صاحبہ و عملہ کے ساتھ قادیان تشریف لائے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کے ہاں مہمان ٹھیرے۔ سردار صاحب موصوف نے مقامی سکھ بورڈنگ ہوس کی بنیادی اینٹ رکھی۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ، اور آپ کے عملہ کے ساتھ دوپہر کا کھانا تناول کرنے کے بعد تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ احمدیہ زراعتی فارم نو دھیانی و دیگر مقامات کو دیکھتے ہوئے واپس تشریف لے گئے۔ آنریبل سردار صاحب کی لیڈی صاحبہ نے گرلز سکول کا معاینہ فرمایا +

انگریزی ریویو و سن رائز کی اشاعت بڑھانے والا سب سے پہلا واالنظیر

پشاور سے برادر احیلد الدین صاحب انگریزی ریویو کے نئے ایک سو خریداروں کی اپیل پڑھ کر ۹ دسمبر کو بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ میں انشاء اللہ انگریزی ریویو و سن رائز کے لئے خریدار مہیا کروں گا۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ ایسے سو باہمت پر جوش نوجوان کھڑے ہو جائیں۔ تو ان دو نو ضروری پرچوں کی اشاعت کا سوال حل ہو جاتا ہے۔ زیادہ تر خریدار ان لوگوں سے مہیا کرنے چاہیئے۔ جو ابھی سلسلہ احمدیہ میں داخل نہیں اور مذہبی امور سے محبت رکھتے ہیں +

دمشق میں تبلیغ احمدیت

سب سے پہلے میں افتتاح مسجد احمدیہ لنڈن کی تقریب پر پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی الموعودؓ اور تمام افراد جماعت احمدیہ کی خدمت میں جماعت احمدیہ دمشق کی طرف سے مبارکباد عرض کرتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ اسے جلد از مغربی پرندوں سے معمور کرے۔ جو صرف اسی کا ترانہ گائیں۔ اور باقی نغمے بھول جائیں۔

الحمد للہ کہ تقریب افتتاح پر جیسا کہ انگلستان کے پریس نے نہایت شوق سے حصہ لیا۔ ویسے ہی عربی پریس نے بھی خبر افتتاح مسجد لنڈن کا پرجوش استقبال کیا۔ اور لمبے چوڑے مضامین شائع کئے۔ جس کی وجہ سے عربی علاقہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی خبر دی۔ اور جماعت احمدیہ کی خدمات دینیہ کا اعتراف لوگوں کے کانوں تک پہنچ گیا ہے۔ یہاں پر میں مصر و حلب وغیرہ کے اخبارات کو چھوڑتا ہوا دمشق اور بیروت کے ان اخبارات کا نام درج کرتا ہوں جو مجھ تک پہنچے ہیں۔ اور ان میں اس تقریب پر مسجد کے متعلق مضامین شائع ہوئے ہیں۔ اور وہ یہ ہیں۔ فتی العرب المقتبس۔ الرای العام۔ الف باء۔ المصور۔ البلاغ۔ الاحرار۔ الشرق۔ الاہالی۔ الکشاف الوطنی۔ اسی طرح مصر کے اخبارات میں اور رسالوں میں اس کا ذکر بکثرت آیا ہے۔ اور رسالہ اللطائف المصورہ میں مسجد کا نہایت عمدہ خوبصورت فوٹو شائع ہوا ہے۔

ایک شیخ کا مکالمہ

مکرمی سید عابدین بیگ صاحب جو روسا دمشق سے ہیں۔ ان کے مکان پر چونکہ اکثر اوقات رات کے وقت لوگ جمع ہوتے ہیں۔ میں بھی ان کے پاس جایا کرتا ہوں۔ اور سلسلہ کے متعلق گفتگو ہوتی رہتی ہے۔ ایک شیخ کو جو نہایت ہی متعصب ہے۔ میرے ان کے پاس جانے اور ان پر مطالعہ کے لئے کتابیں دینے کا پتہ لگ گیا۔ تو اس نے ان سے کہا۔ کاش وہ جس وقت یہاں ہو۔ مجھے بھی پتہ لگ جائے۔ تو میں اس کی موجودگی میں احمدیت کی حقیقت ظاہر کروں۔ چنانچہ اس ہفتہ بعض احباب ان کے مکان پر جمع ہوئے جن میں ایک ڈاکٹر اسعد الطلاوبری تھے۔ مجھے بھی انہوں نے بلوایا۔ ڈاکٹر صاحب سے گفتگو شروع ہوئی۔ اتنے میں وہ شیخ بھی جھومتا جھامتا متکبرانہ طریق سے کمرہ میں آ داخل ہوا۔ اور ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ مجھ سے مخاطب ہوا اور کہا تم کیا کہتے ہو۔ میں نے کہا۔ تمہیں کیا۔ میں کہتا ہوں جو کہتا ہوں۔ سنتے ہی اس نے مکرمی عابدین بیگ صاحب سے ترکی میں کہا کہ یہ کافر ہے۔ ضال ہے۔ مضل ہے۔ انہوں نے اسے روکا اور میری طرف سے جواب دیتے رہے۔ آخر شیخ نے تسخی بگھاری اور غصہ میں آ کر کتاب اٹھا کر ان سے کہا۔ میں سر توڑ دوں گا۔ تم کیوں اس کی حمایت کرتے ہو۔ اس پر انہیں بھی سختی سے کام لینا پڑا۔ اور غصہ میں آ کر کہا خبیث یہاں سے نکل جاؤ۔ تمہیں کس نے بلایا ہے۔ تم آداب مجلس سے بھی واقف نہیں۔ اس پر زکریا بیگ نے انہیں کہا جانے دو۔ یہ تو مجنون ہے۔ اس پر شیخ نے کہا۔ کیا میں مجنون ہوں۔ تم مجنون ہو۔ اس پر ڈاکٹر صاحب نے کہا میں بحیثیت ڈاکٹر ہونے کے کہتا ہوں۔ تم مجنون ہو۔ ابھی رپورٹ کر کے تین سال کے لئے پاگل خانہ بھجوا سکتا ہوں۔ اس پر چپ ہو گیا۔ غرضیکہ شیخ صاحب کی ساری شیخی دو منٹ میں ہی کر کری ہو گئی۔ اور اپنا سا منہ لے کر رہ گیا۔ یہ شیخ حضرت مسیح موعودؑ کا نام بھی اچھی طرح نہیں لیتا تھا۔ پس اللہ تعالےٰ نے اپنے وعدہ انی مھین من اراد اھانتک کا جلوہ دکھایا۔ اور سب کے سامنے وہ نہایت ذلیل ہوا۔ عابدین بیگ صاحب نے کہا۔ کہ میں نے آج تک اپنی عمر میں کسی پر اتنا غصہ کا اظہار نہیں کیا ہے۔ مجھے اس بات کا ڈر پیدا ہوا۔ کہ یہ مجھ سے اس طرح پیش آیا ہے۔ تو ان سے بھی اسی طرز پر سختی سے گفتگو کریگا۔ تو اس میں میری ہتک ہے۔ کیونکہ وہ میرے معزز مہمان ہیں۔ شیخ نے کہا میں نے امر حق کے لئے غضب کا اظہار کیا ہے۔ تا کسی کو گمراہ نہ کر دیں۔ اس پر ڈاکٹر صاحب نے کہا۔ اگر ہم سب احمدی ہو جائیں تو تو کوئی ہمارا ٹھیکیدار ہے۔ عابدین بیگ صاحب نے کہا۔ دو ماہ سے میرے پاس آتے جاتے ہیں۔ میں نے ایک دن بھی کوئی بات ان سے خلاف اسلام نہیں سنی۔ بلکہ ہر ایک بات کو مدلل اور معقول پیرایہ میں پیش کرتے ہیں۔ کچھ دیر کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب استفتاء پڑھنے لگا۔ چونکہ چھاپہ ہندی تھا۔ اچھی طرح پڑھ نہ سکے۔ جب رک جائے۔ تو کہدے معلوم نہیں یہ کیا کہتا ہے۔ مجنون کی سی باتیں ہیں۔ میں نے کہا۔ ہر ایک نبی کے وقت مجنون نے ایسا ہی کہا ہے۔ نبی چونکہ بطور شیشہ کے ہوتے ہیں۔ اس میں ہر ایک اپنی شکل دیکھتا ہے۔ کفار نے بھی آنحضرت صلعم کے متعلق یہی کہا۔ قالوا ائنا لتارکوا الھتنا لشاعر مجنون۔ اس کے بعد ختم نبوت کے متعلق گفتگو کرنے کے لئے کہا۔ میں نے کہا گفتگو کا طریق یہ ہو گا۔ کہ یہ آیت خاتم النبیین کی پہلے تفسیر کرے۔ ہم سب سنیں۔ کوئی درمیان میں نہ بولے۔ پھر میں تفسیر کروں گا یہ درمیان میں نہ بولے۔ آخر تفسیر کھول کر پڑھنے لگا۔ جب پڑھ چکا۔ تو پھر میں نے مفصل طور پر اس آیت کی تفسیر کی۔ مگر اسے چین کب آتا تھا۔ درمیان میں بولتا رہا۔ مگر آخر میں حاضرین نے شیخ کو مخاطب کر کے کہا۔ کہ دیکھو جو معنے انہوں نے پیش کئے ہیں۔ اس سے آنحضرت صلعم کی شان بڑھ چڑھ کر ثابت ہوتی ہے۔ اس میں حدیث لو عاش ابراھیم لکان صدیقاً نبیاً پر بحث ہوئی۔ وہ کہے ضعیف ہے۔ میں نے کہا یہ حدیث صحیح ہے۔ تیسرے دن ایک نوجوان کو کتابوں کی گٹھڑی اٹھائے ہوئے وہاں پر پہنچ گیا۔ میں بھی اتفاق سے وہیں تھا۔ اور راویوں کے اسماء اور ان کے حالات کتب نکال کر پڑھنے لگے۔ ایک راوی ابراہیم الواسطی ہے۔ اس کے متعلق لکھا تھا کہ یہ متروک الحدیث ہے۔ کہنے لگا کہ دیکھا۔ کہ یہ اس وجہ سے حدیث ضعیف ہے۔ کیا تمہیں یہ بات معلوم تھی۔ میں نے کہا ہاں۔ اور اس سے زائد بھی معلوم ہے۔ کہنے لگا وہ کیا۔ میں نے کہا۔ ابراہیم الواسطی کو بعض نے ضعیف ٹھیرایا ہے۔ مگر باوجود اس کے اس حدیث کو صحیح قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ شہاب علی البیضاوی میں صاف طور پر لکھا ہے۔ واما صحۃ الحدیث فلا شبھۃ فیھا لانہ رواہ ابن ماجہ وغیرھم۔ کہ حدیث کی صحت میں کوئی شبہ نہیں۔ کیونکہ ابن ماجہ کے سوا اوروں نے بھی اسے روایت کیا ہے مختلف طریق سے وارد ہونے کی وجہ سے یہ حدیث صحیح ہے۔ دوسرا جواب یہ دیا گیا ہے۔ کہ چونکہ یہ حدیث علم غیب پر مشتمل ہے۔ اس لئے کسی راوی کا ضعیف ہونا اس کی صحت پر قادح نہیں ہو سکتا چنانچہ اس نے ایک کتاب پڑھی۔ جس میں اس حدیث کو صحیح قرار دیا گیا تھا۔ مگر وہ اس کے مفہوم کو سمجھ نہ سکا اور عبارت پڑھ گیا۔ میں نے کہا یہ کتاب مجھے دو۔ میں ابھی تمہاری کتاب سے یہ ثابت کر دوں گا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔ مگر اس نے کتاب دینے سے انکار کیا۔ اور وہ نوجوان جو اس کے ساتھ کتابیں اٹھا کر لایا تھا۔ وہ بھی میری تائید کرنے لگا۔ اور آہستہ سے اپنے ساتھی کو کہنے لگا۔ اس کے دماغ میں کچھ خلل ہے۔ یہ دوسرے کی بات کو کیوں نہیں سنتا جب جانے لگا تو کہہ گیا۔ اب میں نے حجت تمام کر دی ہے۔ اب یہاں مجھے آنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کے بعد نہیں آیا۔ الحمد للہ کہ دو اور شخص سلسلہ میں داخل ہوئے۔ ایک تاجر ہیں۔ ان کا نام شیخ احمد المالح ہے۔ اور دوسرے کا نام جمال افندی ہے۔ ترکی الاصل ہیں۔ احباب سے ان کی استقامت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ والسلام

(خادم جلال الدین شمس از دمشق)

اخبار احمدیہ

ولادت چند ماہ ہوئے اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے عاجز کو اللہ تعالیٰ نے فرزند عطا فرمایا۔ حضرت اقدس نے محی الدین نام تجویز فرمایا ہے۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ مولود کیلئے دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالےٰ نیک صالح۔ خادم دین اور لمبی عمر پانے والا بناوے۔ میں عزیز محی الدین کو خدمت دین کے لئے وقف کرتا ہوں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ (خاکسار حکیم جمال الدین سیکرٹری انجمن احمدیہ مدراس)

(۲) آج صبح بروز اتوار صبح $6\frac{1}{2}$ بجے اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے دوسرا لڑکا تولد ہوا۔ دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اس کو سلسلہ احمدیہ کا مخلص خادم بنائے۔ (مرزا مولا بخش احمدی ملازم ریلوے ٹکٹ برانچ مغلپورہ لاہور)

الفضل بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یوم سہ شنبہ۔ قادیان فی دارالامان۔ ۱۴ر دسمبر ۱۹۲۶ء

جاگو مسلمانو۔ جاگو،

(مولانا عبدالرحیم صاحب نیّر کے قلم سے)

مطلع مغرب سے چمکا نیّر نصف النہار
آنکھ کھو دو دستو اب تک گیا کچھ بھی نہیں

ملک برما۔ بردوبنگال۔ اوڑیسہ وبہار وصوبجات متحدہ۔ آگرہ واودھ کا دورہ کرکے میں تین ماہ بعد مرکز میں آیا ہوں۔ ہندوستان کے فرزندوں میں ہر جگہ بیداری کے نشانات ہیں۔ ملکی بہتری قومی بہبودی۔ وطن پرستی۔ علم دوستی۔ مذہبی رواداری ہر جگہ افراد و اقوام کے قلوب میں موجزن پائی جا رہی ہے۔ تعلیم نسوان صنعت وحرفت کی طرف اہل وطن کی خاص توجہ ہے۔ ادنیٰ اقوام کی اصلاح اور ان کو مہذب شہری بنانے کی کوششیں ملک کے ہر صوبہ میں کامیابی سے جاری ہیں۔ مگر آہ افسوس کہ ان تمام کوششوں میں ان تمام رفاہ عام کی تحریک میں ان تمام بہبودی ملک کی عملی جدوجہد میں اگر حصہ نہیں ہے تو اس قوم کا جسے دعویٰ ہے اور بجا دعویٰ ہے کہ ایک وقت میں اس نے دنیا کی کایا پلٹ دی۔ اس نے سوئی ہوئی مخلوق کو جگا دیا۔ وحشیوں کو انسان اور انسانوں کو بہتر انسان بنایا۔ یورپ ان کا احسان مند۔ افریقہ ان کا مرہون منت۔ ایران ان کا باجگذار تھا۔ چین اور تہذیب وتمدن کا پرانا وقدیم گہوارا آرین ہندوؤں کی تہذیب ان کے تمدن ان کے اخلاق ان کے مذہب ان کے علم اور صنعت و حرفت کے اثرات کا زندہ نشان ہے۔

مسلمانو! میرے سوتے ہوئے بھائیو! میرے مخاطب تم ہو۔ اور تم میں سے صرف وہ طبقہ ہے۔ جو علماءھم شرّ من تحت ادیم السماء کا مصداق نہیں۔ بلکہ بیدار مغز زمانہ شناس اور اسلام کی روح سے آشنا ہے۔ میں ان سے کہتا ہوں۔ کہ میں نے برما و شمالی ہند میں بدھوں۔ ہندوؤں۔ عیسائیوں کو مذکورہ بالا قابل تعریف سرگرمیوں میں منہمک ومشغول پایا۔ مگر مسلمانوں کے ذمہ دار لوگوں کو "کافر گر" یا "کافر گروں کے غلام" اور آرام وآسائش کے بندے وعیش وعشرت کے خدام پایا۔ برما کے زیر آبادی مسلمان جن کی تعداد کئی لاکھ ہے۔ آہستہ آہستہ بدھ مذہب میں جذب ہو رہے ہیں۔ بعض گاؤں کے گاؤں بدھ ہو چکے ہیں۔ ان کی تمام عورتیں بود وباش رسم وعادت اور ہر طرح عملاً بدھ ہو گئی ہیں۔ آئندہ نسل اسلام سے دُور جا رہی ہے۔ شمالی ہند میں ہر جگہ شدھی پرچار جاری ہے۔ بعض سناتنی ہندؤں نے آریہ سماج کے شدھی پرچار کے لئے جائدادیں وقف کر دی ہیں۔ اور وہ اقوام جو آج سے کچھ عرصہ پہلے مسلمانوں سے اپنے تئیں ادنیٰ سمجھتے تھے۔ اور مسلمانوں کے ہاتھ سے کھا لیتے تھے۔ اب مسلمانوں سے چھوت کرنے اور باوجود اعلیٰ ہندو اقوام کے ان کو حقوق مساوات نہ دینے کے وہ اپنے تئیں ہندو سمجھنے پر فخر کرنے لگے ہیں۔ تعلیم یافتہ مسلمانوں میں سے ایک مجھے گاگور یونیورسٹی کے شانت نکیتن میں ملا۔ اور میں نے اسے اسلام کا خطرناک دشمن پایا۔

اچھوت اقوام برما اور ناگپور میں بڑی کثرت اور سرعت کے ساتھ مسیحی ہو رہی ہیں۔ یہ تمام کوششیں مذہب کے نام سے سیاست کی ترقی کے لئے ہو رہی ہیں۔ اور اس دوڑ میں مسلمان پیچھے رہ چکے ہیں۔

بیمار۔ کمزور۔ بے پربھائیو! تمہاری غفلت۔ تمہاری بے پروائی۔ تمہاری بے توجہی۔ تم پر عذاب لائی ہے۔ تمہاری سچی توبہ اب یہ ہے کہ تم جاگو۔ ہمسایہ اقوام سے سبق لو تبلیغ اسلام صحیح طریق۔ صحیح نظام اور صحیح ہدایت کے ماتحت کرو۔ تم سوتے ہو مگر تمہارے خدا نے تمہارا پاسبان بھیجدیا۔ وہ قادیان میں نورانی زندگی بخش منارۃ المسیح پر نازل ہوا۔ دینی مایوسی میں دینی بے بسی میں صحیح تنظیم صحیح سیاست۔ صحیح تبلیغ کے لئے قادیان کی طرف دیکھو اور ایک تجربہ کار کی بات سنو۔ پہلے نسخے بھی آزما چکے ہو۔ اب یہ نسخہ بھی آزماؤ۔ تم بے پیر ہو مگر بے زر نہیں۔ تم بے بس ہو۔ مگر بےکس نہیں۔ تم سے خدا بےزار ہے۔ مگر تم بے یار و مددگار نہیں تم خرچ کرتے ہو۔ مگر تمہارے پاس امین نہیں۔ تم نے اپنی اصلاح کے لئے دماغ سے کام لیا۔ مگر اب غیب سے آنے والے دماغ سے بالا طاقت کے ذریعہ آنے والے الہام پر توجہ کرو۔ اور قادیان کے ماتحت اپنی طاقتیں کر دو۔ ہمارا سالانہ جلسہ ۲۶ و ۲۷ و ۲۸ دسمبر کو ہے۔ ذرا آکر ہندوستان کے مسلمانوں کے سب سے بڑے مجمع کو دیکھو۔ اور اپنی نازک حالت میں ملاحظہ کرو۔ کہ سب وعدہ تمہاری دستگیری کے سامان پیدا ہیں ؎

تسلی دینے آیا بن کے احمد نیّر بیضا
شب تاریک میں ہم کو محمد باوفا اپنا

جلسہ سالانہ پر آنا ضروری ہے

مثل مشہور ہے کار دنیا کسے تمام نکرد اس لئے معمولی معمولی عذروں کی بنا پر جلسہ سالانہ کی شمولیت سے محروم رہنا ایک احمدی کے لئے زیبا نہیں۔ جس طرح بھی ہو سکے اس مبارک موقعہ پر نہ صرف خود پہنچنا چاہیئے۔ بلکہ اپنے ساتھ اپنے اہل وعیال کو اور ایسے دوستوں کو لانا چاہیئے۔ جن میں آثار رشد ظاہر ہوں۔ اور جو حق بات سننے اور ماننے کے لئے آمادہ ہوں۔

احمدی خواتین کا اپنا اخبار مصباح

(اے احمدی جماعت کی پُرہمت خاتونو! اور اے دین کو دنیا پر مقدم کرنے والی بہنو! بشارت ہو کہ ہمارے غمخوار و خیر خواہ خلیفہ نے آپ کے لئے ہاں آپ کی نازک و پُر درد حالت پر رحم کھا کر آپ کے [illegible] بنانے کے لئے ایک زنانہ اخبار جاری کرنے کا فیصلہ فرمایا ہے۔ اور جہاں تک میرا خیال ہے۔ سالانہ جلسہ پر ہی پہلا پرچہ نکالنے کا ارادہ کیا ہے۔

اب آپ پوری ہمت اور پورے جوش اور پورے استقلال سے اسے قدر دانی کے ساتھ ہاتھوں ہاتھ لیں۔ جس طرح مسجد لنڈن کے چندے میں بے مثل ہمت اور بے نظیر قربانی کا ثواب احمدی خواتین کو ملا۔ حتّٰی کہ دوسری ہمسایہ قوموں نے مثال کے طور پر اپنی مستورات میں اس محدود و غریب قوم کی حقیر جنس کو پیش کیا۔ اسی طرح ہاں ٹھیک اسی طرح سے اب اپنے اخبار کو فروغ دو۔ اور یہ زرّین موقعہ ہاتھ سے چھوڑنا نہیں۔ دیکھو ایسے نادر موقعہ روز روز نہیں آیا کرتے۔ آخر احمدیت کا نام زمین کے کناروں تک پہنچے گا۔ اور احمدی مذہب ہر حصّہ کرّہ ارض پر پھیلے گا اور وہ ہی پھیلے گا۔ ہم سے جو کام نہ ہو گا۔ وہ ہماری آئندہ نسلیں کریں گی اور یہ اعلیٰ کام کسی اور خوش نصیب ہاتھوں سے پورا ہو گا۔ پھر یہ ثواب ملنے کا اور یہ انعام حاصل ہونے کا موقعہ ہمیں بھی حاصل ہے (تو پیاری بہنو! اٹھو ہمت سے کام کرو۔ ہر ایک بی بی ہر ایک احمدی خاتون جانفشانی سے دل میں پختہ عہد کرے۔ کہ بس میں ہی اپنی بہنوں کی اپنے دین کی زیادہ خیر خواہ ہوں۔ اور زیادہ غمگسار ہوں۔ اپنے اخبار کے لئے قلم اور دام تیار کر لو۔ اور اپنی ان انتھک پُر جوش کوششوں سے بتا دو۔ کہ احمدی خواتین کسی ہمسایہ قوم سے پیچھے رہنے والی نہیں۔ بلکہ اس کی حیثیت ایک رہبر ایک رہنما کی ہے) دیکھو ہم نے تو ہر ممکن کوشش سے آپ کے لئے روحانی غذا اور روحانی لباس تیار کیا ہے۔ اب چاہے اسے منظور کر کے اپنی دنیا و عاقبت سنوار لو چاہے اسے رَد کر کے بنا بنایا کام بگاڑ لو۔

پس میری عزیز بہنو! اپنے اخبار مصباح کے [illegible] پیدا کرو۔ اسے مالی اور قلمی امداد دو۔ تاکہ جلسہ سالانہ پر اخبار پوری آب وتاب سے زینت افزائے [illegible] ہو۔ اور ہر بہن عہد کرے۔ کہ بس سب سے پہلے میں ہی اس کی [illegible] کہلاؤں۔ خریدار اخبار بھیجنے والی بہنوں کے نام اور [illegible] والیوں کے نام اخبار میں برابر لکھے جایا کریں گے۔ اور شکریہ ادا کیا جائیگا۔ بہرحال خریدار بنیں اپنی درخواستیں اور مضامین [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ جمعہ

جلسے کے دن قریب آرہے ہیں

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۳ر دسمبر ۱۹۲۶ء

[...] سے جلسہ کے دن قریب آرہے ہیں۔ اور جیسا [کہ] خدا تعالیٰ کی سنت ہم پچھلے سالوں سے دیکھتے چلے آئے [ہیں]۔ کہ ہر سال اس کے فضل سے ہمارے اندازہ سے بڑھکر [مہمان] آتے ہیں۔ اسی طرح ہمیں اس سال بھی یہی امید رکھنی چاہیئے [کہ] پہلے سے زیادہ ہی لوگ آئیں گے۔

اچھے انتظام کی طرف خاص توجہ کرو

اور اس لحاظ سے ان دنوں میں پہلے سے زیادہ مختلف قسم کے سامانوں اور کام کرنے والوں کی [ضرورت] ہوگی۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے۔ کہ جب کچھ دن جلسہ میں [رہ] جاتے ہیں۔ تو جلسہ کے انتظام کے متعلق تجاویز سوچی جاتی [ہیں۔ لیکن] بسا اوقات وہ تجاویز اتنی کارآمد اور مفید نہیں [ہوتیں]۔ جیسا کہ اس صورت میں کارآمد ہوسکتی ہیں۔ کہ وہ [جلسہ سے] پہلے سوچی جائیں۔ اور پہلے سے وہ تجاویز عمل میں لائی جائیں۔ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے۔ کہ مکانات رک جاتے ہیں اور وقت پر مکان نہیں ملتے۔ ان کی یہی وجہ ہوتی ہے۔ کہ لوگ اپنے کسی دوست اور رشتہ دار کے لئے پہلے سے ہی مکان کا انتظام کر لیتے ہیں۔ لیکن اگر شروع میں مکانات کو روک لیا جائے۔ تو وقت پر منتظمین کو دقت نہ پیش آئے۔ کیونکہ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے۔ کہ ایک دوست کے پاس اتنا کھلا مکان ہوتا ہے۔ کہ جس میں [...] چالیس آدمی آسکتے ہیں۔ لیکن اس نے اسے پانچ سات آدمیوں کے لئے خالی کیا ہوا ہوتا ہے۔ اس سے پہلے اگر اس مکان کا مطالبہ کیا جاتا۔ تو ہوسکتا تھا۔ کہ اس وقت وہ مکان دیدیتا۔ اور اس کے اپنے مہمان بھی اس میں گذارہ کر لیتے۔ اس لئے ایک طرف میں منتظمین جلسہ کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ جس قدر جلد ہوسکے دوستوں میں تحریک کرکے مکانوں پر قبضہ کر لیں۔

جلد اپنے مکان پیش کرو

اور دوسری طرف دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ جس قدر جلد ہوسکے اپنے مکان منتظمین کے پیش کریں۔ اور اپنی خدمات [بھی] اپنے موقعہ پر کام کرنے کے لئے پیش کریں۔ زیادہ سے زیادہ [پان]چ دن کی بات ہے۔ اتنے دن مہمانوں کے لئے اور مہمان بھی وہ جو حضرت مسیح موعودؑ کے مہمان ہیں۔ تنگی اور تکلیف کے ساتھ گذارہ کریں۔ جگہ کی بات ایسی ہے۔ کہ بڑی سے بڑی جگہ بھی تنگ ہوسکتی ہے۔ اگر اس میں تھوڑے آدمی رکھے جائیں۔ اور چھوٹی سے چھوٹی جگہ وسیع ہوسکتی ہے۔ اگر اس میں چند دن گذارہ کرنے کا خیال ہو۔ ریل ہی کو دیکھ لو۔ دو دو تین تین دن تک ایک کمرہ میں کتنے آدمی گذارہ کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ سونے کا بھی وہاں موقعہ نہیں ملتا لیکن باوجود اس کے وہاں انسان کو کوئی دقت اور تکلیف نہیں محسوس ہوتی۔ بلکہ خوشی کے ساتھ وہ وقت گذار لیتا ہے۔ جس کی یہی وجہ ہے [کہ انسان] نے پہلے سے ہی فیصلہ کر لیا ہوتا ہے۔ کہ ریل میں اگر بیٹھنے کی جگہ بھی مل جائے۔ تو بڑی غنیمت ہے۔ وہ اپنے اس خیال اور فیصلہ کی وجہ سے سارے سفر میں خوش رہتا ہے۔ کہ یہ سفر ہے۔ اور اس میں گذارہ کرنا ہے۔ حالانکہ اس کے مقابل اگر ریل کا سا کمرہ کسی اور جگہ دیا جائے۔ تو وہ کہے گا۔ یہ کیا ڈربہ سا ہے لیکن ریل کے کمرہ میں اگر ٹانگ لگانے کی بھی جگہ مل جائے۔ تو کہتا ہے۔ کہ اس دفعہ کا سفر آرام سے کٹا ہے۔ حالانکہ وہ تنگ جگہ میں کئی دن رہا ہے۔ تو یہ باتیں نسبتی ہوتی ہیں۔ نسبت کے ساتھ آرام میں تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ اور تکلیف میں آرام معلوم ہوتا ہے۔ پس خیالات کا بڑا اثر ہوتا ہے۔ خیال سے ہی ایک چیز تکلیف دہ ہو جاتی ہے۔ اور خیال سے وہی چیز آرام دہ ہو جاتی ہے۔ یہی خیال جلسہ کے دنوں میں احباب کو رکھنا چاہیئے۔ وہ چند دن کے لئے یہی تصور کریں۔ کہ وہ ریل کے کمرہ میں بیٹھے ہیں۔ اور گذارہ کرنا ہے۔ جس وقت اس کے دل میں یہ خیال گڑ جائے گا۔ بلکہ فقرہ ہی کہے گا۔ اس وقت بھی اس کو کوئی تکلیف تکلیف نہیں محسوس ہوگی۔ بلکہ اس کے دل میں وسعت پیدا ہو جائے گی اور ہر بات میں اسے آرام اور خوشی محسوس ہوگی۔

دلوں کی وسعت کے ساتھ مکان وسیع کرو

پس جہاں تک ہوسکے مہمانوں کی خاطر جو اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں اور اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنے گھروں کو اپنے آراموں کو چھوڑنے والے ہیں۔ اپنے گھروں کو وسیع کردو اینٹوں کے ساتھ نہیں بلکہ دلوں کے ساتھ۔ مکان صرف اینٹوں ہی کے ساتھ وسیع نہیں ہوتے۔ بلکہ دلوں کی وسعت کے ساتھ وسیع ہوتے ہیں۔ دل اگر تنگ ہو۔ تو کھلے سے کھلا مکان تنگ ہو جائیگا اور دل اگر وسیع ہو تو تنگ مکان بھی وسیع معلوم ہوگا۔ تو اپنے مکانوں کو کھلا کر دو۔ اور دل کے کھلا کرنے کے ساتھ کھلے کرو۔

جلسہ کا اہم فائدہ

دنیا کا تمام کارخانہ تعاون کے ساتھ چل رہا ہے۔ اگر تعاون نہ ہو تو تمام کارخانہ بگڑ جاتا ہے۔ اور تعاون کا بہترین ذریعہ آپس کے تعلقات ہیں۔ جو جلسہ کی تقریب پر بھی پیدا ہوتے ہیں۔ جلسہ کے فوائد میں سے بہت بڑا فائدہ تعلقات کا پیدا ہونا ہے۔ ان کے ذریعہ سے تعاون اور ترقی کی صورتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ گویا سال بھر کے لئے ترقی کا رستہ کھل جاتا ہے۔ جلسہ کی وجہ سے ہر سال نئے آدمیوں سے واقفیت ہوتی ہے۔ اور تعلقات قائم ہوتے ہیں۔ اور اس طرح سلسلہ کی ترقی کے لئے وہ مدد اور سہولتیں میسر ہو جاتی ہیں۔ جو اس کے بغیر بہت سے خرچ کرنے سے بھی میسر نہیں ہوسکتیں۔ لوگ تو تعلقات قائم کرنے کے لئے خود سفر کرتے اور دوسروں کے پاس پہنچتے ہیں۔ لیکن یہاں تو اللہ تعالیٰ خود ہمارے گھر پر لوگوں کو کھینچ کھینچ کر لاتا ہے۔ اور بیٹھے بٹھائے ہمیں دوستوں کے حالات سے واقفیت بہم پہنچتی ہے اور تعلقات کے ذریعے ہمارے لئے کام کرنے کے رستے کھل جاتے ہیں۔ اور کاموں میں سہولتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ تو اس خیال سے بھی دوست کوشش اور ہمت کے ساتھ مہمانوں کے لئے اپنی جگہیں پیش کریں۔ اور یہ نہ ہو۔ کہ جو کمرہ ضرورت اور استعمال سے زیادہ ہو۔ وہ دیدیں بلکہ اس خیال سے کہ کم از کم ان کے لئے کتنی جگہ باقی رہ جاتی ہے۔ اور زیادہ سے زیادہ کتنی جگہ مہمان کے لئے خالی ہوسکتی ہے۔ یہ نہ خیال کریں کہ کم از کم کتنا حصہ دے سکتے ہیں۔ بلکہ یہ خیال رکھیں کہ زیادہ سے زیادہ کتنا حصہ دے سکتے ہیں۔ اور اپنے حصہ میں تھوڑی سے تھوڑی کتنی جگہ رکھ سکتے ہیں۔ اگر اس خیال اور اس روح کے ساتھ دوست کام کرینگے تو کوئی تنگی نہیں رہے گی۔ اور تمام گھروں میں کافی گنجائش نکل سکتی ہے۔ اس صورت میں ہر سال زیادہ سے زیادہ آنے والے مہمان سما سکتے ہیں۔

خدمت کیلئے اپنے آپ کو پیش کرو

دوسری ضرورت کارکنوں کی ہے۔ بیشک ہر سال بہت سے احباب اپنی خدمات پیش کرتے ہیں۔ لیکن باوجود اس کے کچھ لوگ رہ جاتے ہیں۔ اس لئے دفاتر اور دکانداروں کے سوا باقی تمام احباب کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اس موقعہ پر جلسہ کے کاموں میں بھی حصہ لیں۔ اور ابھی سے اپنے آپ کو پیش کریں۔ ہاں وہ اس خدمت کو کسی انسان کی خدمت نہ سمجھیں۔ بلکہ دین کی خدمت سمجھیں۔ کیونکہ ہمارا جلسہ کوئی دنیوی تقریب کا جلسہ نہیں کوئی میلہ یا کانفرنس نہیں بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ انتظام کیا گیا ہے۔ کہ سال میں چند دن ایسے رکھے جائیں۔ کہ جن میں روحانیت کے علوم اور معرفت کے نکات کو ایسے طور پر قائم کیا جائے۔ کہ وہ کبھی مفقود نہ ہوں۔ جبکہ تمام لوگ اپنا سارا مال اور ساری دولت اپنے آرام و آسائش اور دنیاوی ضروریات کے لئے خرچ کرتے اور سارا وقت اس پر صرف کرتے ہیں۔ وہاں ہماری جماعت کے لوگ کم از کم کچھ دنوں کو دین کے لئے وقف کرتے ہیں۔ اور تکلیف برداشت کرتے ہیں۔ اور روپیہ خرچ کرتے ہیں۔

مہمانوں کی خدمت دین کی خدمت ہے

قادیان کے رہنے والے

اصحاب کو تو بہت سے موقع ان نکات کے سننے اور فائدہ اٹھانے کے ملتے ہیں۔ اور ہمیشہ وہ کچھ نہ کچھ سنتے رہتے ہیں۔ لیکن باہر سے آنے والے دوستوں کو اس قدر وقت نہیں ملتا۔ اس لئے ان کے لئے یہ سنہری موقعہ ہوتا ہے۔ کہ وہ خدا تعالےٰ کے دین کے لئے چند روز وقف کرکے اور تکلیف اٹھا کر یہاں تبلیغ و اشاعت کے لئے معلومات حاصل کریں۔ اور معرفت و روحانیت کی ترقی کے سامان معلوم کریں۔ اس لئے ان دنوں میں قادیان کے دوستوں کا خدمت کرنا درحقیقت دین کی اشاعت اور تبلیغ کرنا ہے۔ وہ لوگ جو روٹی پکاتے ہیں اور وہ جو روٹی کھلاتے ہیں۔ اور وہ لوگ جو لالٹینیں جلاتے ہیں اور وہ جو پانی پلاتے ہیں۔ غرض جو کام بھی مہمانوں کے لئے کرتے ہیں وہ درحقیقت تبلیغ کر رہے ہیں۔ یا تبلیغ میں مدد دے رہے ہوتے ہیں۔ یہ مت خیال کرو کہ تم مہمانوں کے لئے روٹی لا رہے ہو اور روٹی کھلا رہے ہو۔ یا روٹی کے لئے انتظام کر رہے ہو۔ یا ان کے سامانوں کی حفاظت کر رہے ہو۔ بلکہ جلسہ پر تمہارا ہر ایک کام جو مہمانوں کی خاطر ہے۔ وہ دین کی خدمت ہے۔ وہ تعلیم ہے وہ تدریس ہے۔ ہر شخص جو روٹی لے جاتا اور کھانا کھلاتا اور مہمان کی خاطر و تواضع میں یا اس کے سامان کی حفاظت میں مشغول ہے۔ وہ درحقیقت ان لیکچروں میں حصہ دار ہے۔ کیونکہ جو لوگ جلسہ گاہ میں بیٹھے لیکچر سن رہے ہیں۔ وہ ان ہی کی خدمت اور انہیں کی محنت کا نتیجہ ہے۔ اس لئے جس طرح وہ شخص خدا تعالےٰ کے فضلوں کا وارث ہے۔ کہ جو خدا کی راہ میں کام کر رہا ہے اور تبلیغ میں حصہ لے رہا ہے۔ اسی طرح یہ شخص بھی اللہ تعالےٰ کے فضلوں کا وارث ہوگا پس یہ خدمت کوئی دنیوی خدمت نہیں بلکہ دینی خدمت ہے۔ جس کے اجر کا ہم اندازہ نہیں کرسکتے۔

مہمان نوازی کا اجر

معمولی مہمان نوازی کا اتنا بڑا اجر ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ اس شخص کو ضائع نہیں کرتا تو ان مہمانوں کی خدمت کے اجر کا ہم کہاں اندازہ لگا سکتے ہیں۔ جو اللہ تعالےٰ کے مہمان ہوں۔

دیکھو حضرت نبی کریمؐ کو جب پہلے پہل الہام ہوا۔ تو آپ کو خیال ہوا۔ کہ شائد میں ابتلا میں ڈالا گیا ہوں۔ تو اس وقت آپ کے اس خیال کو دور کرنے کے لئے اور تسلی دلانے کے لئے حضرت بی بی خدیجہ رضؓ نے جو باتیں عرض کیں۔ ان میں سے ایک یہ بھی تھی۔ کہ آپ تو مہمان نوازی کرتے ہیں۔ آپ کیونکر ضائع ہوسکتے ہیں۔ مہمان کی خدمت کرنے والے کو کب ٹھوکر میں ڈالا گیا۔ کہ آپ ابتلا میں ڈالے جائیں گے۔ اللہ تعالےٰ نے کبھی مہمان کی خدمت کرنے والے کو ٹھوکر میں نہیں ڈالا۔ پس جب خالی کسی کو کھانا کھلانا اتنا بڑا کام ہے۔ کہ اس کے اجر میں انسان کو غیر متزلزل ایمان حاصل ہوتا ہے۔ اس کے ایمان کو تزلزل میں ڈالنے والے واقعات نہیں پیش آتے۔ تو وہ کھانا کھلانا جو اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے اس کے دین کی اشاعت کے لئے ہو۔ کتنے بڑے اجروں اور فضلوں کا موجب ہوسکتا ہے۔ اس لئے ایسی خدمات کو معمولی خدمت مت سمجھو۔ بلکہ اس کو دین کی خدمت سمجھو۔ تاکہ تم عمدگی اور اخلاص کے ساتھ کام کرسکو۔

کارکنوں کے لئے ذمہ واریاں

مگر اس کے ساتھ کچھ ذمہ واریاں بھی ہوتی ہیں۔ مثلاً صبر و تحمل محنت اور چستی ہو۔ کیونکہ بعض وقت ذرہ سی بے پرواہی کے نتیجہ میں دوسرے کے ایمان کو ٹھوکر لگ جاتی ہے۔

محبت و اخلاص سے کام کرو

تمہاری آنکھوں پر تمہاری زبان پر تمہاری تمام حرکات و سکنات پر قابو ہو۔ اور چستی اور عقل کے ساتھ کام کرو۔ جب تک اس رنگ میں خدمت کے لئے تیار نہ ہوگے۔ تب تک خدمت مفید نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ ہوسکتا ہے۔ کہ تم خدمت تو کرو۔ لیکن زبان پر قابو نہ ہونے کی وجہ سے تمہارے منہ سے ایسا کلمہ نکل جائے۔ جو دوسرے کی شان کے خلاف ہو۔ اور گستاخی میں تمہارا ایمان ضائع ہو جائے۔ یا تمہاری خدمت ہی ضائع چلی جائے۔ یا ہوسکتا ہے۔ کہ کوئی ایسی حرکت تم سے سرزد ہو۔ جو دوسرے کے ایمان کے لئے ٹھوکر کی موجب ہو۔ اس میں بھی تم اس کی ٹھوکر کا موجب بنے۔ اس لئے محبت اور نرمی محنت اور چستی کے ساتھ کام کرکے اپنے عمل سے یہ ثابت کر دو۔ کہ قادیان کی رہائش اپنے اندر کس قدر مفید سبق رکھتی ہے۔ اور کیا تغیر پیدا کر دیتی ہے۔

خطرناک غلطی کا ازالہ

یہ کہنا بہت بڑی غلطی ہے۔ کہ قادیان صرف ہسپتال ہے قادیان صرف ہسپتال ہی نہیں بلکہ وہ مدرسہ ہے معلمین کا۔ بھلا یہ بھی کبھی ہوسکتا ہے کہ ہسپتال میں کبھی مریض اچھے ہی نہ ہوں۔ کیا وہ ہسپتال بھی ہسپتال کہلانے کا مستحق ہوسکتا ہے۔ جو ۳۳ سال سے چلا آتا ہو۔ اور اس میں کبھی کوئی مریض تندرست نہ ہوا ہو۔ اس میں ۳۳ سال سے مریض برابر چلے جاتے ہوں۔ پھر اتنے لمبے عرصہ میں وہ تندرست نہ ہوئے ہوں۔ یہ تعریف نہیں یہ مذمت ہے۔ بلکہ گالی ہے۔

قادیان روحانیت کی درس گاہ ہے

اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ قادیان ہسپتال بھی ہے۔ اور اس میں بعض نئے لوگ مریض کی طرح آتے ہیں۔ جو ایسی غلطیاں کر بیٹھتے ہیں۔ جو دوسروں کی ٹھوکر کا موجب ہوں۔ اور بعض ایسے مریض بھی آجاتے ہیں۔ جو کبھی تندرست نہیں ہوتے۔ لیکن اس کے یہ معنے نہیں کہ یہ صرف ہسپتال ہے۔ اور ہسپتال بھی ایسا کہ جس میں ہمیشہ مریض ہی رہتے ہیں۔ کبھی کوئی تندرست ہوکر نہیں نکلتا۔ بلکہ یہ تعلیم گاہ ہے۔ مدرسہ ہے روحانیت کا کیا یہ تسلیم ہوسکتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے ایسی صورت میں بھی اب تک اس ہسپتال کو قائم رکھا ہوا ہے۔ ایسی بات یا تو بیوقوف کہہ سکتا ہے یا پھر منافق دشمن کہہ سکتا ہے۔ جس کی غرض مخفی حملہ کرنا ہے قادیان روحانی معلمین کی تعلیم گاہ ہے۔ بے شک یہ ہسپتال بھی ہے۔ جس میں کچھ لوگ مایوس ہوکر آتے ہیں۔ اور یہاں آکر بھی فائدہ نہیں اٹھاتے۔ مگر یہ خالی ہسپتال نہیں۔ بلکہ یہ دینی مدرسہ بھی ہے۔ یہاں سے بہت لوگ روحانی اور اخلاقی تعلیم حاصل کرکے نکلتے ہیں۔ اور دوسروں کے لئے وہ نمونہ ہوتے ہیں۔ استاد اور رہنما ہوتے ہیں۔ ہاں بشری غلطیاں بھی ان سے سرزد ہوتی ہیں۔ اور ایسی غلطیوں سے تو خدا کے نبی بھی نہیں بچ سکتے۔ سوائے اللہ تعالےٰ کے کوئی ہستی غلطی سے پاک نہیں۔

معترضین اعتراضوں سے باز آئیں

ایسے لوگ ہمیشہ یہی کہتے ہیں کہ اگر ہم ہوتے تو یوں کرتے اور یہ لوگ تو یہاں تک بھی کہتے ہیں کہ اگر ہم محمد رسول اللہ کی جگہ فلاں مقام پر ہوتے تو ہم یوں کرتے۔ دیکھو محمد رسول اللہ نے فلاں سیاسی غلطی کی۔ اگر میں اس وقت ہوتا تو ایسا کرتا۔ لیکن ہمارا سوال تو یہ ہے۔ کہ تمہیں کس نے مجبور کیا تھا۔ کہ تم اس وقت نہ ہوئے۔ کس نے تمہارے پاس درخواست کی کہ تم اس وقت موجود نہ تھے ہمارا گلہ تو یہی ہے۔ کہ تم ہوتے تو نہیں اور کہتے یہ ہو۔ کہ اگر ہم اس وقت ہوتے تو یوں کرتے۔ پس ہمارا شکوہ تو تمہارے "اگر" پر ہے۔ تم اگر ان سے بہتر نمونہ پیدا کرکے یا بہتر تربیت کرکے دکھاتے۔ تو ہم تمہارے سامنے دوزانو ہوکر بیٹھ جاتے اور درخواست کرتے کہ ہمیں سکھاؤ۔ اور ہماری تربیت کرو۔ لیکن تم تو بدقسمتی سے ہمیشہ یہی کہتے ہو۔ کہ اگر ہم ہوتے۔ تو تم خود تو ہمیشہ "اگر ہم ہوتے" ہی میں رہے اور جو کام کرنے والے ہیں۔ ان پر یوں اعتراض کرتے ہیں اس سے لازماً یہ شبہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ یہ تم صرف چڑانے کے لئے کہتے ہو۔ حق یہی ہے۔ کہ قادیان ہسپتال کی طرح روحانیت کی درسگاہ بھی ہے۔ اور ایسا اعلےٰ درجہ کا روحانی اور اخلاقی مدرسہ ہے۔ کہ جو اپنی نظیر نہیں رکھتا۔ پس تمام دوست اپنے اخلاق اور عمدہ چال چلن اور اعلےٰ درجہ کے نیک نمونہ کے ساتھ اور اپنے عمل کے ساتھ ثابت کردیں۔ کہ واقعہ میں یہ جگہ ایسی تربیت گاہ ہے۔ کہ اس کی نظیر دنیا میں کہیں نہیں پائی جاتی۔

قادیان کے بچوں کا رشک انگیز نمونہ

میں تو حیران ہوتا ہوں اس نابینائی پر کہ کس طرح وہ یہ دیکھتے ہوئے اعتراض کرتے ہیں کہ وہ بچے جو نوکروں سے کام کرانے کے عادی ہوتے ہیں۔ اور گھر میں کبھی کام کو ہاتھ تک نہیں لگاتے۔ وہ دن رات جلسہ کے دنوں میں مہمانوں کی خدمت میں حاضر رہتے ہیں۔ معمولی معمولی مہمانوں کے لئے کھانا لاتے اور ان کے سامنے رکھتے ہیں۔ اور ان کے برتن صاف کرتے ہیں۔ کیا اس قسم کی مثال دنیا کے

کسی حصہ میں پائی جاتی ہے۔ اگر پائی بھی جاتی ہو۔ تو پھر وہاں یہ محبت اور یہ اخلاص نہیں ہو سکتا۔ وہاں تو شہرت اور عزت کی خواہش ہوتی ہے۔ اور یہاں یہ حالت ہے۔ کہ ہمارے کام بھی برے دکھائی دیتے ہیں۔ ہماری ان خدمات کی کون قدر کرتا ہے۔ پس اگر مثالیں ملیں بھی۔ تو وہ ناقص ہوتی ہیں۔ کیونکہ ان خدمات میں عزت اور شہرت ہوتی ہے۔ یہاں اچھی چیز بھی بری معلوم ہوتی ہے۔ اور ان کو برا سمجھنے والا ویسا ہی ہے۔ جیسے کسی کا جگر خراب ہو۔ اور وہ کھانے پر اعتراض کرے۔ کہ اسکا ذائقہ کڑوا ہے۔ اور وہ نہیں سمجھتا۔ کہ اسکی زبان میں کڑواہٹ ہے۔

قادیان میں ایثار و قربانی کے بے نظیر نمونے

پس قادیان میں نمونے موجود ہیں۔ خدمات کے لئے ایثار و قربانیوں کی مثالیں موجود ہیں۔ لیکن باوجود اس کے بعض لوگ ان قربانیوں کو قدر کی نگاہ سے نہیں دیکھتے۔ لیکن بہت سے ایسے بھی ہیں۔ جو نہ صرف قدر کرتے ہیں۔ بلکہ رشک کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ آخر میں میں دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ پچھلے سالوں سے بھی بہتر نمونہ دکھانے کی توفیق بخشے۔ اور پہلے سے بڑھکر اخلاص اور محبت کے ساتھ قربانی اور خدمت دین کی توفیق بخشے۔

چندہ جلسہ سالانہ

میں شکریہ کے ساتھ ان جماعتوں کے نام شائع کرتا ہوں۔ جنہوں نے اپنے بجٹ اور باشرح وعدہ کی رقم ابتک تمام و کمال پوری کردی۔ یا اس میں بڑا حصہ بھیج دیا ہے۔ نودی گل - گوجرانوالہ - قلعہ لال سنگھ - ہیلو پور - سمبڑیال - ڈسکہ ابھی کچھ بقایا بھی ہے - نواں شہر بیلے - بھینی - گڑیانوالہ - کوٹ آغا شاہ قیمت تھی - ڈنگہ - مالاکنڈ - چارسدہ - میلسی - احمد پور - لدھیکے خورد - اکھنور - ڈاک بچھر و عبداللہ پور - کانپور - ایلچ پور - حیدرآباد - ناگپور - عثمان آباد - عثمان یار - سکندرآباد - توپخانہ - بر لدھ - یادگیر - شکر گڑھ - بیڈ مرالہ - اور ابہا گوپی - نارووال - چونڈہ - کھلانوالہ - بھوپال - مدرسہ - چک تلونڈی - دتاس - میانوالی - علی خیل - بنوں - رسلا داہن - پاکپتن - ہوشیار پور - بیگم پور - یالہ - بھنگالہ - اوڑ - پائل - فیض آباد - ڈیرہ دون - قائم گنج - منی پور - کنانور - کالی کٹ - بنگادی - پاتھن - ٹانگو - وزیرآباد۔

نیازمند۔ عبدالمغنی ناظر بیت المال قادیان
(دارالامان)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ
حضرت حافظ احمد اللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ
(بقیہ)

خصائل و شمائل

حضرت حافظ صاحب میانہ قد چھریرے بدن گندم گون تھے۔ قویٰ نہایت مضبوط اور کثرتی تھے۔ زبان میں کچھ لکنت تھی۔ مگر نہایت پیاری معلوم ہوتی تھی۔ اور بہت ہی کم تھی۔ بہت کم گو اور منس مکھ تھے۔ قابو کے اندر نسلی جوش تھا۔ غصہ آتا تھا۔ لیکن آپے سے باہر نہ ہوتے تھے اور طعن اور استہزاء کی عادت نہ تھی۔ زندہ دلی طبیعت میں تھی علم دوست تھے۔ قرآن مجید کے درس میں بلاناغہ جایا کرتے تھے نماز باجماعت کے پابند تھے۔ اور عموماً بہت پہلے تشریف لاتے اور ہمیشہ صف اول میں ہوتے تھے۔ حج کا شوق تھا۔ خود حج کر چکے تھے۔ مگر مکہ معظمہ کی زیارت کا جوش ان کو کئی بار حج بدل کی تقریب سے لے گیا۔ طبیعت میں سیرچشمی اور دوسروں سے سلوک کرنے کی عادت تھی۔ غمگساری کر سکتے تھے۔ ایک موقعہ پر وہ حج سے واپس آگئے۔ میں ان ایام میں بمبئی میں تھا۔ ان کو معلوم تھا۔ کہ میں یہاں ہوں۔ مگر وہ میری تلاش میں آئے۔ اور میں ان کو مل گیا۔ میں اس وقت انکی خوشی کا اندازہ نہیں کر سکتا۔ میرے ملنے سے ان کو فی الواقعہ خوشی ہوئی۔ مگر دراصل اس خوشی کا راز کچھ اور تھا۔ اور وہ یہ تھا۔ کہ انہوں نے جہاز میں کسی کی ضرورت اور تکلیف کا احساس کرکے دعا کی۔ کہ عرفانی بمبئی میں ہو۔ اور جب انہوں نے مجھے دیکھا۔ تو اپنی دعا کی قبولیت کی وجہ سے بے حد مسرور تھے۔ اور بار بار کہتے تھے۔ کہ مجھے اس قدر خوشی ہوئی ہے کہ میں بیان نہیں کر سکتا۔ اور کبھی کبھی ایسی نمایاں خوشی کا موقعہ ملتا ہے۔ ایک غیر احمدی شخص مالی مشکلات میں تھا۔ ان کے اپنے پاس کچھ اسکی مدد کو نہ تھا نہیں۔ مگر قلب دردمند تھا مجھ سے انہوں نے واقعہ بیان کیا۔ خدا تعالیٰ نے مجھے توفیق اور موقعہ دیا تھا۔ کہ میں ان کی ایسی پاک اور نیک خواہش کو پورا کر سکوں۔ جب اس شخص کو مدد دی جا چکی۔ تو میں نے پوچھا۔ کہ حافظ صاحب جب یہ شخص غیر احمدی ہے۔ تو آپ نے اس کے لئے اسقدر زحمت کیوں گوارا کی۔ خدا جانتا ہے۔ کہ میں نے یہ سوال ان کے قلب سلیم کی آواز سننے کے لئے کیا تھا۔ اور میرے سوانح بتائیں گے (اگر خدا کو منظور ہوا) تو میں نے بعض اوقات اپنے بڑے بڑے مکرم معظم محسنوں اور بزرگوں سے بعض سوالات خاص مقاصد کے ماتحت کئے ہیں۔ اور میں کر لیتا ہوں۔

\- - - - - - - - - - - -

جملہ معترضہ

یہاں جملہ معترضہ کے طور پر ایک واقعہ کا ذکر کرتا ہوں۔ بخاری شریف کے درس کے نوٹ میرے لکھے ہوئے موجود ہیں۔ یہ نوٹ درج ہے۔ الفاظ اور ہوں گے مگر نوٹ اسی مضمون کا درج ہے۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کو پڑھایا کرتے تھے۔ اور سب کو معلوم ہے۔ کہ اپنی علالت کے ایام میں آپ کو اپنے امام اور اپنا قائمقام عملاً بنا ہوا تھا۔ ایک دن بخاری میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی علالت کے موقعہ پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی امامت کا ذکر آیا حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ شیعہ کے پاس اس کا کوئی جواب نہیں۔ یہ واقعہ خلافت صدیقی پر دلیل ہے۔ میں بیباک مشہور ہوں۔ میں نے پوچھا۔ کہ امام کی علالت میں کسی کا امام ہو جانا اسکی جانشینی کی دلیل ہو سکتا ہے؟ فرمایا۔ سنت نبوی موجود ہے اس سے بڑھ کر اور شہادت کیا ہوگی؟ بہت زور آپنے دیا۔ میرے سوال کی غرض یہ تھی۔ کہ پھر آپ کے بعد خلیفہ وہی ہوگا۔ جسکو آپنے اپنا قائم مقام بصورت امام مقرر کر دیا ہے۔ میرے نوٹوں میں اس پر خاص نوٹ ہے۔ القصہ میں نے حافظ صاحب سے سوال کیا۔ انہوں نے کہا۔ (مفہوم و مطلب میرے الفاظ میں ان کے ملے ہوئے الفاظ میں۔)

شیخصاحب! ربوبیت اور رحمانیت کا درجہ رحیمیت سے پہلے ہے قرآن مجید میں آتا ہے۔ بالمومنین رؤف الرحیم ۵ انسان جب ربوبیت اور رحمانیت سے فیض حاصل کرنا چاہے۔ تو اسے کسی قسم کی تخصیص یا تبادلہ کا خیال نہیں کرنا چاہیئے۔ احمدیوں کے ساتھ ہمارے سلوک و مروت کا رنگ حقوق اخوت کے رنگ میں ہے غیر احمدیوں اور دوسرے لوگوں کے ساتھ ہمارا سلوک حقوق انسانیت کی بناء پر ہے۔ پس جو شخص خدا تعالیٰ کی ان صفات سے فیض لینا چاہے۔ اسے فیضان اعم اور فیضان عام (جو ربوبیت اور رحمانیت کی تجلی سے ملتا ہے۔) کا رنگ اختیار کرنا چاہیئے۔ اسلئے میں نے یہی سمجھا۔ کہ اس فیض کو پانے کے لئے یہ طریق اختیار کروں میری ہمت سے اس کا عملی رنگ باہر تھا۔ میں نے دعا کی۔ کہ آپ یہاں موجود ہوں۔ خدا تعالیٰ نے اس دعا کو سن لیا۔ اور مجھکو اس دعا کے ذریعہ اور آپ کو اس عمل کے ذریعہ توفیق دی۔ اور ہم دونوں ایک ثواب میں شریک ہوگئے۔

میں یہ سنکر اپنے جوش کو ضبط نہ کر سکا۔ میں اٹھا۔ اور بڑے زور سے ان سے مصافحہ کیا۔ اور ان کے رخسارے پر بوسہ دیدیا۔ کہنے لگے۔ یہ موقعہ بار بار نہیں ملا کرتے۔ اس لئے جب مل جاوے۔ تو اسے کھونا نہیں چاہیئے۔ خدا تعالیٰ کی نعمت کا صحیح شکر یہی ہے۔

ان کی طبیعت عفیف واقعہ ہوئی تھی۔ سوال نہیں کرتے تھے ساری عمر متوکلانہ گذری۔ میں جانتا ہوں۔ مگر بہت ہی کم لوگ جانتے ہیں۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز حافظ صاحب

کا از بس احترام فرماتے تھے۔ اور ان کی ضرورتوں میں (جہاں تک میرا علم جاتا ہے۔) مستقل طور پر مدد فرماتے رہے ہیں۔ میں ڈرتا ہوں مگر اس راز کے افشاء کا الزام مجھ پر نہ ہو۔ مگر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہٖ العزیز کی سیرت ایک پبلک پراپرٹی ہے۔ اور میں کسی ایسے واقعہ کا اخفاء اخلاقی اور قومی جرم سمجھتا ہوں۔ جو اس پاک سیرت پر کسی پہلو سے بھی روشنی ڈالتا ہو۔

جہاں تک میرا علم ہے۔ اور مجھے اس کے صحیح ہونے کا یقین ہے۔ حافظ صاحب قبلہ مرحوم کی ضروریات کا حضرت صاحب احساس رکھتے رہے ہیں۔ اس سلوک نے ان کو عفیف رہنے کا موقعہ دیا۔ چونکہ قانع اور سیر چشم تھے۔ اور سادی زندگی کی تربیت نے مشکلات کے مقابلہ کی ایک قوت دے دی تھی۔ ہیچ آفت نہ رسد گوشہ تنہائی را۔ پر عمل کر کے عزلت نشینی کی زندگی بسر کرتے تھے۔

عزیزہ محترمہ زینب وام کلثوم (مرحومہ) کی والدہ صاحبہ کی وفات کے بعد انہوں نے ایک اور شادی کی۔ جس سے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ غالباً ایک تیسری بھی کی تھی۔ (اس وقت مجھے یاد نہیں) مگر یہ صحیح واقعہ ہے۔ کہ وہ ایک اور شادی کرنا چاہتے تھے۔ اور مجھ سے بارہا اس کا ذکر کیا۔ محترمہ زینب استانی کی والدہ صاحبہ بھی بہت ہی نیک اور حق پرست خاتون تھیں۔

حافظ صاحب مرحوم جیسا کہ میں نے اوپر ذکر کیا ہے جوشی تھا۔ اور بعض اوقات غصہ بھی آتا۔ حضرت صاحبزادہ صاحب کی تعلیم کے وقت اگر کبھی ان کو غصہ آتا۔ تو وہ نہایت مآل اندیشی سے فوراً ان کو کوئی کام دے کر باہر بھیج دیتیں۔ اور کہہ دیتیں۔ کہ میں سبق یاد کرا دیتی ہوں۔

غرض مرحوم ایک مخلص اور جاں باز اور مستقل مزاج مہاجر تھے۔ اپنی حالت و اسباب کے ماتحت دوسروں سے نیکی کرنے میں کبھی مضائقہ نہیں کرتے تھے۔ ایک زمانہ دراز تک وہ حضرت صاحب کے دار میں رہے۔ عمر کے آخری حصہ میں دار الضعفاء میں حضرت قبلہ میر ناصر نواب صاحب رضی اللہ عنہ نے ان کو ایک مکان دے رکھا تھا۔ اور وہ وہاں سے بلا ناغہ نماز باجماعت میں شریک ہوتے اور صف اول میں آتے تھے۔ یہ التزام قابل عزت و احترام ہے۔ اگرچہ عینک وہ ایک عرصہ سے لگایا کرتے تھے۔ مگر عمر آخری حصہ میں منظر بہت کمزور ہو گئی تھی۔ اور ادویات و دوائی کے غلط استعمال سے عام صحت بھی اچھا اثر نہ رہا تھا۔ مگر انہوں نے اپنے معمولات میں فرق نہیں آنے دیا۔ انکی ظاہری وضع قطع سے ان پر یہ گمان نہیں ہوتا تھا۔ کہ وہ مدبر یا کسی محکمہ کا انتظام کر سکتے ہیں مگر مجھے یقین ہے۔ کہ وہ بڑے سے بڑے انتظامی کاموں میں صائب رائے اور تدبیر کر سکنے کی اہلیت رکھتے تھے۔ مرحوم ایک سچے جانثار احمدی کی شان رکھتے تھے۔ سب سے بڑی خوبی یہ تھی۔ کہ کبھی کسی مرحلہ پر کوئی ابتلاء نہیں آیا۔ یہ ان کے ایمان کی قوت و مضبوطی کا ثبوت ہے۔ مرحوم کی یادگار ایک عزیزہ ایک فرشتہ استانی زینب خاتون ہے۔ جس کے فیض تعلیم قرآن کا سلسلہ دار الامان میں بے حد وسیع ہے۔ سینکڑوں بچے اور بچیاں قرآن مجید پڑھ کر وہاں سے نکلتی ہیں۔ اور ان کا طریقہ تعلیم ایسا پیارا اور عام پسند ہے۔ کہ بچہ مدرسہ جانے سے گریز کر سکتا ہے۔ ان کے ہاں جانے سے نہیں بچوں کے ساتھ وہ ایسی محبت کرتی ہیں۔ کہ اپنے بچوں سے کسی صورت میں کم نہیں۔ مجھے ان کی محبت و شفقت وہ اثر کبھی نہیں بھولے گا۔ جو اس صدمہ کے احساس کی صورت میں ظاہر ہوا جو میرے بچہ عبد القادر مظفر کی وفات پر انہیں ہوا میرے کئی بچوں نے قرآن کریم وہیں پڑھا۔ اور اس گھر سے ان کو از بس محبت ہے محترمہ زینب خاتون کو اپنے باپ کے دوستوں سے جو دراصل بھائی ہیں۔ باپ ہی کی طرح محبت ہے۔ اور میں نے اس قسم کے نمونے بہت کم دیکھے ہیں۔

حافظ صاحب مرحوم کی وفات حقیقت میں ایک قومی صدمہ ہے۔ مگر وہ اپنی اکلوتی بیس مانہ بچی کی صورت میں ایسی چھوڑ گئے ہیں۔ جو دنیا میں بہت ہی کم خوش نصیبوں کو یہ میسر آسکتی ہے۔ خدا تعالے نے اس مخلصہ خاتون کو سعادت مند اولاد دی ہے۔ اور ان کے معزز شوہر میرے مکرم و محترم بھائی شیخ عبد الرحمن صاحب مصری سلسلہ کے مخلص اور سرگرم خادم و کارکن ہیں۔ جن کے عہد میں مدرسہ احمدیہ نے نہایت ہی خوش کن ترقی کی ہے۔ اللھم زد فزد۔ آمین۔

پس حافظ صاحب کی یادگار ایک نہایت قیمتی اور قابل عزت یادگار ہے۔ جہاں سے قرآن مجید کا فیضان عام ہو رہا ہے۔ مرحوم کی ابتداء سے بڑھکر انکی انتہا ہے۔ اور حسن خاتمہ ہی سب سے بہتر چیز ہے۔ اگر یہ میسر آجاوے۔ تو درمیانی مشکلات یا مصائب محض خیالی امر ہو جاتے ہیں۔

حافظ مرحوم گو دنیا کے سکھوں سے اپنے کیسے بھرے ہوئے نہ رکھتا تھا۔ اس کو دنیا کی تن آسانیوں کے لئے سہولتیں اور موقعہ میسر نہ تھے۔ مگر وہ خدا تعالے کی رضا سے دامن بھرا ہوا رکھتا تھا۔ اس کا قلب نفس مطمئنہ کے مقام سے گذر کر راضیۃ مرضیۃ کے درجہ تک پہنچ گیا تھا۔ اس کی وفات بے شک ماتم کا دن تھا۔ مگر وہ ہمہ گریاں بوند تو خنداں کا مصداق تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے آپ کا جنازہ پڑھا ہے۔ آپ کے جنازہ کو کندھا دیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جوار میں جگہ ملی۔ اور یہی وہ نعمت تھی۔ جس کا اتمام ان پر اس موت کے ساتھ ہو گیا۔ رضی اللہ عنہ۔

عرفانی حزیں یاد رفتگان کا ایک ورق جب اپنے ہاتھ سے الٹتا ہے۔ تو وہ ایسے مرنے والوں کو مبارکباد دیتا ہے۔ کہ ان کے حسن خاتمہ پر مہر ہو گئی ہے۔ اور وہ دل سے کہہ اٹھتا ہے۔ بقول حضرت مجیب ؎

بچھوے کہاں ہی میری ڈوڈیہ۔ دیکھوں کیسے پیتھو تقدیر کا [illegible]

میں اس تحریر کے ذریعہ تمام جماعت سے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اصحاب اور عزیزہ محترمہ زینب خاتون استانی سے خصوصاً تعزیت کرتا ہوں۔ کہ جماعت نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک مخلص صحابی اور مہاجر اور اصحاب مسیح موعود علیہ السلام نے اپنا ایک رفیق قدیم اور محترمہ استانی نے والد شفیق کو کھو دیا۔ مگر مرنے والا مبارک تھا۔ وہ اپنی موت سے عین سبق دیتا ہے۔ کہ یار کو پانے کی یہی راہ ہے۔ اور جبکہ یہ موت لازمی ہے۔ اسے پانا چاہتے ہو۔ تو عملی زندگی میں اسی راہ کو اختیار کر لو۔ اور موتوا قبل ان تموتوا اپنا نصب العین بنالو۔ پھر بے خوف و خطر چلے آؤ۔ کہ منزل قریب اور راستہ آسان ہے۔

عرفانی از لنڈن ۲۰ رنومبر ۱۹۲۶ء یوم دو شنبہ۔

نوٹ:- میں تمام احباب سے نیازمندانہ درخواست کرتا ہوں۔ کہ اگر وہ مرحوم کے کسی قسم کے حالات سے واقف ہوں۔ تو وہ الفضل کو لکھ بھیجیں۔ یا دفتر الحکم میں بھیج دیں۔ چونکہ صحابہ مسیح موعود علیہ السلام کے سوانحات کا خیال یا عملی کام جاری رہتا ہے۔ عرفانی ؛

دی سن رائز کی خریداری بڑھ رہی ہے

برادر ضیاء الدین صاحب طالب علم مشن کالج پشاور جو صوبہ سرحدی صوبہ کے سب سے پہلے خریدار ہیں۔ تین خریدار بھجوا چکے ہیں۔ اور لکھتے ہیں کہ دس خریدار معرفت قاضی محمد یوسف صاحب پہلے دے چکا ہوں۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

۲۔ خان بہادر محمد علی صاحب نے دس خریداروں کا چندہ اپنی گرہ سے بھیجنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ اور ان خریداروں کے نام لکھ بھیجے ہیں۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

امید ہے۔ ہمارے نوجوان انگریزی خوان بھی کوشش کر کے سن رائز کے خریدار جلسہ سالانہ تک ایک ہزار تک پہنچا دیں گے۔ پہلا نمبر عنقریب چھپ کر آئے گا۔ اور سب صاحبوں کی خدمت میں پہنچے گا۔ یہ اخبار عام اسلامی مسائل غیر مذاہب کے سامنے پیش کریگا۔ اس لئے جو لوگ سلسلہ میں داخل نہیں۔ ان کو زیادہ تر خریدار بنانا چاہئے۔ علاوہ ان کے سوالات کے جواب دینے کا خصوصیت سے انتظام کیا گیا ہے۔ وہ اپنے مذہبی سوالات بلا تکلف پیش کر سکتے ہیں۔

مصباح عورتوں کا اخبار

خواتین سلسلہ احمدیہ کو چاہئے۔ کہ اپنی بہنوں میں خاص طور سے تحریک کر کے مصباح کے خریدار بنائیں۔ اور ہمیں اطلاع دیں۔ نیز جو لکھی پڑھی بہنیں ہیں۔ وہ مضامین بھجوائیں۔ جیسا کہ ہمیشہ الفضل میں تصریح کی گئی ہے۔ وہ کسی ایک مسئلہ پر مضمون ہو۔ (ناظم طبع و اشاعت)

اسلامی اخلاق پر ایک کتاب الواح الہدیٰ

ہر ایک مسلمان دل سے چاہتا ہے۔ کہ وہ اور اس کی اولاد اسلامی زندگی بسر کرکے سعادت دارین حاصل کرے۔ اس کے لئے ایک دستور العمل کی ضرورت تھی۔ جس میں اپنی طرف سے کوئی حاشیہ آرائی نہ ہو۔ بلکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اکرم کے ارشادات ہوں۔

احباب جماعت یہ معلوم کرکے خوش ہونگے۔ کہ قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل نے ایک ایسی کتاب مرتب کی ہے۔ جس میں کوئی سوا ابواب ہیں۔ ہر باب کے نیچے پہلے آیات قرآن مجید کا ترجمہ ہے۔ پھر ان احادیث نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ترجمہ دیا ہے۔ جو اس باب کے متعلق ہے۔ انسان کی پیدائش سے لے کر اس کی موت تک جس قدر احوال پیش آتے ہیں۔ حقوق اللہ۔ حقوق العباد کے متعلق ان سب کے متعلق اسلامی ہدایات درج ہیں۔ صرف فقہی مسائل جن میں فروعی اختلافات ہیں چھوڑ دیئے ہیں۔ باقی اخلاق اور عام روش کے متعلق سب حدیثیں لکھ دی ہیں۔ یہ کتاب نہ صرف مسلمانوں کے بچے بچیوں جوانوں بوڑھوں کے لئے مفید ہوگی۔ بلکہ غیر مسلموں میں تبلیغ کے لئے بھی کارآمد ہوگی۔ کیونکہ بقول حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ ان کی نظر نماز روزے پر نہیں پڑتی۔ نہ وہ اس سے چنداں متاثر ہوتے ہیں بلکہ وہ تو ہمارے اخلاق اور ہمارے برتاؤ کو دیکھتے ہیں۔ اور یہ اخلاق بھی فاضلہ و حسنہ بن سکتے ہیں۔ کہ اسلامی ہدایات پر کاربند ہوکر اختیار کئے جائیں۔ پھر اس کتاب کی یہ بھی ضرورت تھی۔ کہ جو نومسلم ہوتے ہیں۔ وہ نہیں سمجھ سکتے۔ کہ اب کیسی زندگی اختیار کریں۔ یہ کتاب ان کو قدم قدم پر راہنمائی کریگی۔ آج کل کی نئی روشنی کے تعلیم یافتہ بھی سمجھ سکیں گے۔ کہ جس تہذیب حاضرہ سے ان کی آنکھیں چندھیا رہی ہیں۔ اس سے زیادہ معقول و روشن تعلیم اسلام میں موجود ہے۔ معمولی میل جول ملاقات گفتگو۔ مجلس۔ لباس طعام۔ سونے۔ جاگنے بیع۔ شرا کے متعلق بھی کارآمد ہدایات دی گئی ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے لڑکوں کی ایک انجمن انصار اللہ قائم کی ہے۔ اس کے لئے ایسی کتاب کی ضرورت بتائی خدا تعالیٰ کے فضل سے فوراً ایسی کتاب تالیف شدہ مہیا کرادی۔ حضور کے سامنے اس کتاب کا مسودہ پیش کیا گیا تھا۔ فرمایا آیات قرآن مجید کا ترجمہ بھی دیا جائے۔ چنانچہ تعمیل ارشاد کے بعد یہ کتاب اب بکڈپو کی طرف سے چھپ رہی ہے۔ اور جلسہ سالانہ پر مل سکے گی۔ سب احمدی دوستوں کو چاہیئے۔ کہ اسے خریدیں۔ اور نہ صرف خود پڑھیں بلکہ اپنے اہل و عیال کو پڑھائیں۔ پڑھ نہ سکتے ہوں تو ان کو سنائیں۔ اور سعادت دارین پائیں۔ اور اب یہ نہ کہیں کہ عورتوں کے پڑھنے کے لئے کوئی عام فہم کتاب نہیں۔ کہ جس میں اسلامی مسائل بھی ہوں۔ اور ہر طرح کی بہبودی اخلاق کی ہدایات بھی۔ کیونکہ یہ کتاب ہر طرح سے جامع ہے اور مختصر بھی

مرزا شریف احمد۔ ناظر تجارت قادیان

پاک پٹن میں جلسہ عیسائیت

پاک پٹن میں عیسائیوں کے مسلسل اجلاس ہوئے اور پادری عبد الحق صاحب لیکچرار تھے۔ مورخہ ۲۷ر نومبر ۱۹۲۶ء کو خاکسار ان کے جلسہ میں گیا۔ اور پادری عبد الحق صاحب نے ایک بڑی لمبی تمہید کے بعد بیان کیا۔ کہ انسانی دل اور انسانی سرشت گندہ اور گنہگار ہے۔ لیکن حضرت مسیح نے کہا۔ کہ جو دل میں بھرا ہے۔ وہی منہ پر آتا ہے۔ اچھا آدمی اچھے خزانے سے اچھی چیزیں نکالتا ہے۔ اور برا آدمی برے خزانے سے بری چیزیں نکالتا ہے۔" (متی ۱۲ ب ۳۵) اس پر خاکسار نے سوال کیا۔ کہ جب کہ اچھے آدمی بھی ہیں اور بری آدمی بھی ہیں۔ اور اچھا ہونا اور برا ہونا اعمال پر منحصر ہے۔ تو اس صورت میں انسانی دل اور انسانی سرشت اور فطرت گندی اور گنہگار نہ ہوئی۔ اور نہ ہی کفارہ مسیح کی ضرورت رہی۔ اس پر پادری صاحب کج بحثی پر اتر آئے۔ کبھی فطرت کے معنے دریافت کرتے۔ اور کبھی اپنی عربی دانی کی لاف و گزاف مارتے۔ پادری صاحب اپنی تقریر "مسیح میں نجات" کا مضمون بھول گئے۔ اور بے ہودہ طور پر غیر متعلق تقریر کرنے لگ گئے۔ جس کے آخر پر باوجود اصرار کے سوال کا موقعہ نہ دیا۔ پادری صاحب نے اس کج بحثی میں خاکسار سے درس کے معنے دریافت کئے خاکسار نے اس کے معنے "سبق پڑھنا" بیان کئے۔ آپ نے درس کے معنی "لیکچر" اور "تقریر" بیان کئے۔ یہ آپ کی عربی دانی کا نمونہ ہے۔ جب پادری صاحب سے عربی دانی کے ثبوت میں عربی تقریر کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ تو آپ نے جواب دیا۔ کہ اگر احمدی عالم عربی میں تقریر کرے۔ تو میں اس کی غلطیاں نکال دوں گا۔ خاکسار نے کہا۔ کہ غلطیاں نکالنا خوبی میں داخل نہیں۔ البتہ عربی تحریر و تقریر میں مخالف سے بڑھ جانا خوبی میں داخل ہو سکتا ہے۔ دوسرے دن اس کو تحریری چیلنج بھیجا گیا۔ کہ وہ الوہیت مسیح کے مضمون پر عربی میں تحریری اور تقریری مباحثہ کرنا چاہتا ہے۔ تو ہم کسی عربی دان عالم کو منگوا لیں۔ عاجل تحریری چیلنج ارسال ہے۔ اس پر اس نے پنسل سے لکھ دیا۔ کہ میں اس چیلنج کے راقم کو قابل خطاب نہیں سمجھتا حالانکہ یہ چیلنج جماعت احمدیہ علاقہ سب ڈویژن پاک پٹن کی طرف سے تھا مورخہ ۲۹ر نومبر ۱۹۲۶ء کو خاکسار ان کے جلسہ میں دیر سے پہنچا اور اس نے اپنی تقریر کے آخر میں اعلان کر دیا۔ کہ جو صاحب تقریر کے آخر میں پہنچے ہیں۔ ان کو سوال کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ تب خاکسار نے کہا۔ کہ پادری صاحب! احمدیوں کو دیکھ کر آپ کا خون کیوں خشک ہوتا ہے۔ اس پر حاضرین ہنس پڑے۔ جب وقت پھر وہ بدتہذیبی اور بدخلقی سے پیش آیا۔ مورخہ ۳۰ر نومبر ۱۹۲۶ء کو عیسائیوں کے جلسہ کا آخری دن تھا۔ اور خاکسار سوال کرنے کی نیت سے جلسہ میں شامل نہ ہوا تھا۔ اور نہ ہی خاکسار کو علم تھا۔ کہ پادری صاحب کس موضوع پر تقریر کریں گے۔ مگر پاک پٹن کے یہودی خصلت نیم عیسائیوں کی اکساہٹ سے پادری صاحب نے "مسیح کی آمد ثانی" پر تقریر کی۔ اور حضرت مسیح موعودؑ پر دل کھول کر اعتراضات کئے۔ تقریر کے خاتمہ پر بقیہ وقت سوالات کے لئے غیر احمدیوں کو دیا گیا۔ اور رات پڑ گئی۔ اور اندھیرا چھا گیا اور حسب معمول جلسہ کے برخواست ہونے کا وقت ہو گیا۔ لیمپوں کا کوئی انتظام نہ تھا۔ مغرب کی نماز پڑھنے کا وقت قضاء ہونے والا تھا۔ کہ خاکسار کو سوالات کرنے کے لئے کہا گیا۔ اندریں صورت ہم نے جوابی تقریر کرنے سے انکار کر دیا۔ اس پر پادری عبد الحق صاحب نے کہا کہ اسی طرح میں سیالکوٹ میں بھی فاتح قادیان ہوا تھا۔ اور جلسہ برخاست کر دیا۔ مگر فاتح قادیان خاکسار کے مذکورہ بالا سوال کا جواب نہ دے سکا۔ والسلام

(خاکسار غلام احمد خان ایڈووکیٹ و امیر جماعت احمدیہ پاک پٹن)

انجمن احمدیہ دہلی کا سالانہ جلسہ

خدا تعالیٰ کے فضل و رحم کے ساتھ انجمن احمدیہ دہلی کا چھٹا سالانہ جلسہ ۱۹-۲۰-۲۱ نومبر کو پریڈ گراؤنڈ میں منعقد ہوا۔ جلسہ کی کارروائی بعد نماز جمعہ شروع کی گئی۔ جمعہ کی نماز جلسہ گاہ میں ہی ادا ہوئی۔ خطبہ حضرت حافظ صاحب نے پڑھا جس میں نہایت مؤثر پیرایہ میں جماعت کو اپنی اصلاح کی طرف توجہ دلائی۔ شب کے اجلاس میں حضرت نیر صاحب کا لیکچر "احمدیت دنیا کے امن کا ذریعہ ہے" اور حضرت حافظ صاحب کا لیکچر "محاسن اسلام" نہایت اطمینان و دلچسپی سے سنے گئے۔

دوسرے دن پہلا لیکچر مولوی غلام احمد صاحب کا "عیسائیت اور آریہ دھرم کی شکست احمدیت کے مقابلہ میں" خصوصیت سے قابل ذکر ہے۔ جو کہ ایک اچھے مجمع نے نہایت توجہ سے سنا۔ آج شب کے اجلاس میں حضرت نیر صاحب کا لیکچر "کس طرح اسلام دشمنوں کو جذب بناتا ہے" بذریعہ میجک لینٹرن تھا۔ جس کے لئے خاص طور پر ایک الگ اشتہار شائع کرکے دہلی میں خوب منادی کی گئی تھی۔ الحمد للہ کہ پبلک کی حاضری ہمارے اندازے سے بہت زیادہ تھی۔ میجک لینٹرن کے

لیکچر سے پہلے حضرت حافظ صاحب کا لیکچر "احمدیت عین اسلام ہے" کے عنوان پر تھا۔ جسے ۱۵۰۰۔ ۱۶۰۰ کے مجمع نے نہایت اطمینان سے سنا۔ اس کے بعد حضرت نیرؔ صاحب کا میجک لینٹرن کا لیکچر ہوا۔ آپ نے پہلے ایک مختصر سی تقریر فرمائی۔ اور اس کے بعد افریقہ میں اشاعت اسلام کے دلچسپ نظارے پردہ پر دکھلائے ۔

تیسرے دن اتوار کو دوپہر کے اجلاس میں پہلا لیکچر جناب مولوی عمرالدین صاحب کا "ویدک دھرم عالمگیر مذہب نہیں" دلچسپی سے سنا گیا۔ اس کے بعد مولوی اللہ دتا صاحب مولوی فاضل کا لیکچر "آنحضرتؐ خاتم النبیین ہیں"۔ خصوصیت سے آپ کے لیکچروں میں قابل ذکر ہے۔ رات کے اجلاس میں پہلا لیکچر حضرت حافظ صاحب کا "مسلمانوں کے مصائب اور ان کا علاج" کے عنوان پر تھا۔ پبلک کی حاضری بفضلہ کل سے بھی زیادہ تھی۔ اور کم و بیش ۱۶۰۰ کا مجمع تھا۔ اس کے بعد حضرت نیرؔ صاحب کا لیکچر "لنڈن میں مسجد احمدیہ کا افتتاح اور کفرستان میں سب سے پہلی مسلمانوں کی مسجد" بذریعہ میجک لینٹرن ہوا۔ اور جلسہ بخیر و خوبی دعا پر ختم ہوا۔ ہم اللہ تعالےٰ کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ کہ اس کی توفیق سے ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام ایک کثیر مجمع تک پہنچا سکے۔ اللہ تعالےٰ لوگوں کے دلوں کو کھول دے۔ کہ وہ حق کو قبول کریں۔ آمین ۔

(خاکسار عبدالحمید۔ سکریٹری تبلیغ۔ دہلی)

وفد نمبر (۱) بھاگلپور میں

۵ر نومبر کو مولانا عبدالرحیم صاحب نیرؔ مبلغ انگلینڈ و افریقہ و مولانا غلام احمد صاحب مولوی فاضل کلکتہ سے بھاگلپور پہنچے ۔

۶ر کو جلسہ نہایت آب و تاب سے ہوا۔ پہلے مولانا غلام احمد صاحب مولوی فاضل نے وفات مسیح اور نبوت بعد ختم المرسلین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر نہایت عمدہ مدلل تقریر ایک گھنٹہ فرمائی۔ اور سامعین جن میں اکثر تعلیم یافتہ تھے نے نہایت قرار و سکون سے سنا۔ پھر ڈیڑھ گھنٹہ مولانا نیرؔ صاحب نے تقریر کی۔ اور پہلے آدھ گھنٹہ انگریزی میں بہت لطیف طریقہ پر تقریر فرمائی۔ اور اس کے بعد تصویروں کو بذریعہ میجک لینٹرن دکھا کر اردو میں تقریر فرمائی۔ اور تبلیغ کا پورا حق دونوں صاحبوں نے ادا کیا۔ سامعین کی تعداد پانچ سو کے قریب تھی۔ جس میں ہر طبقہ کے لوگ ہندو و مسلمان شامل تھے۔ ایک سینیر ڈپٹی مجسٹریٹ مسلمان ایک گھنٹہ سے زائد رہے اور عمدہ اثر لے کر گئے۔ بعض کالج کے اسٹوڈنٹ نے صداقت سلسلہ کا اعتراف کیا۔ اور اکثروں پر عمدہ اثر ہوا ۔

(ڈاکٹر یعنی حکیم) محمد سعید سیکرٹری جلسہ سالانہ)

وفد نمبر (۱) قصور میں

۲۹ر نومبر ۱۹۲۶ء کی صبح کو وفد نمبر (۱) تشریف لایا۔ ۷ بجے بعد مغرب ٹھیک وقت معینہ پر اجلاس کی کارروائی شروع ہوگئی۔ جناب پروفیسر عبدالرحیم صاحب نیرؔ نے جو کہ اجلاس ہذا کے صدر تھے۔ اپنی افتتاحی تمہید میں اقوام عالم کی خالق سے برگشتگی پر ذکر فرماتے ہوئے فرمایا۔ کہ پہلے تو دنیا خدا کے راستبازوں پر نیزہ و تلوار چلاتی تھی۔ مگر اب زبان اور قلم کی تلوار سے خبیث الارواح راستبازوں کی عصمت پر حملہ آور ہیں۔ چنانچہ ایک انگریز عورت کا اس کی کتاب سے پہلا ہی فقرہ پڑھا۔ جس کا ترجمہ یہ تھا۔ کہ "محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نعوذ باللہ ایک ڈاکو اور ظالم چور اور زانی شخص تھا" پھر مسلمانوں کو بیدار کرنے کو کچھ فرما کر جناب مولوی غلام احمد صاحب مولوی فاضل کی خدمت میں "اسلام اور دیگر مذاہب" کے عنوان پر تقریر شروع کرنے کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ جناب مولانا صاحب موصوف نے ایک گھنٹہ سے اوپر تک بے نظیر محاسن اسلام بیان فرمائے۔ سامعین بُت بن کر سنتے رہے۔ پھر پہلے عیسائیوں کو مضمون پر سوالات کرنے کا موقعہ دیا گیا۔ جب وہ نہ بولے تو ہندوؤں کو موقعہ دیا گیا۔ مگر اس پر ایک ہندو صاحب نے اٹھ کر ایک غیر متعلق تقریر شروع کر دی۔ جسے جب نفس مضمون پر سوال کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی۔ تو وہ سوالات نہ کر سکے۔ پھر جناب نیرؔ صاحب نے ½ ۱ گھنٹہ کے قریب تصاویر کے ذریعہ ایک دلکش لیکچر فرمایا۔ جو شوق سے سنا گیا اور خدا تعالےٰ کا شکر ہے۔ کہ شہر قصور میں ہمارے مضامین کمال دلچسپی سے سنے گئے۔ اور لوگ عمدہ اثر لے کر گئے۔ اچھے اچھے منصف مزاج اور تعلیم یافتہ لوگ تشریف لائے تھے۔ کل حاضری ۳۰۰ اور ۴۰۰ کے درمیان تھی۔ جناب بابو اننت رام صاحب قابل شکریہ ہیں جنہوں نے اپنا احاطہ کمال فراخدلی سے ہمیں لیکچر کے لئے دیا۔ اور جناب بابو غلام محی الدین مینیجر فلور ملز نے بھی مہربانی فرما کر ہمیں ایک مسلمانوں کی جگہ جلسہ کے لئے دی تھی ۔ والسلام ۔

(خاکسار محمد صالح احمدی سیکرٹری تبلیغ شہر قصور)

۳ اور مولانا مجاہد صاحب نے صداقت اسلام پر تقریر فرمائی۔ تقریر مذکور میں آپ نے مدعیان رسالت کے انجام کے متعلق قرآن کریم سے معیار بیان کئے۔ ازاں بعد جناب مولوی عبدالرحیم صاحب نیرؔ نے یورپ میں تبلیغ اسلام کے مناظر دکھلائے اور دعا پر جلسہ برخواست ہوا ۔

آخر میں میں پریذیڈنٹ صاحب کونسل ریاست فریدکوٹ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ انہوں نے ہمارے منتظمین جلسہ کو اجازت دی۔ اور ہم تبلیغ اسلام کے وعظ اہالیان فریدکوٹ کے گوش گذار کر سکے۔ اور میں مولوی سردار عالم صاحب کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ انہوں نے ہمارے ...

وفد نمبر (۱) پٹی میں

۲۴ر نومبر ۱۹۲۶ء کو تبلیغی وفد نمبر (۱) پٹی میں تشریف لایا۔ ان کو برادرم مرزا شجاع بیگ صاحب رئیس اعظم قصبہ پٹی کی کوٹھی پر اتارا گیا۔ اور اسی جگہ جلسہ منعقد ہوا۔ مضمون بلاد مغربیہ میں تبلیغ اسلام تھا۔ جو بذریعہ میجک لینٹرن و تقریر ذہن نشین کر دیا گیا تھا۔ حاضرین کی تعداد کافی تھی۔ جس میں مغل صاحبان پٹی کی تعداد زیادہ تھی۔ عزیزم مرزا امان اللہ بیگ صاحب میونسپل کمشنر و برادرم خود مرزا شجاع بیگ صاحب نے اس موقعہ پر بہت اچھا انتظام اور مولوی صاحبان کی تواضع کی۔ اور ہر امر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ خدا ان کو اجر عظیم و معرفت امام وقت اور کامل ایمان عطا فرمائے آمین ۔ حاضرین جلسہ بہت اچھا اثر لے کر گئے۔ اور تا اختتام مضمون دلچسپی سے سنتے رہے۔ ۲۵ر نومبر کو ممبران وفد یہاں سے تشریف لے گئے۔ الحمد للہ جلسہ کامیاب ہوا۔ کیونکہ جو اشخاص جلسہ میں تشریف نہیں لائے تھے۔ انہوں نے ملنے پر سخت افسوس کیا۔ کہ ہم شامل جلسہ نہ ہو سکے ۔

(حکیم مرزا فیض احمد بیگ احمدی۔ قصبہ پٹی)

وفد نمبر (۱) ریاست فریدکوٹ میں

وفد نمبر (۱) ۲۷ر نومبر کو صبح ساڑھے آٹھ بجے فریدکوٹ پہنچا۔ جناب میر قاسم علی صاحب شیر اسلام اڈیٹر فاروق بھی ہمراہ تھے۔ کارروائی جلسہ شام کو ۷ بجے کے قریب شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد میر قاسم علی صاحب کی تقریر ہوئی۔ آپ کا مضمون اسلام پر بعض اعتراضات کے جواب تھا۔ اس کے بعد نیرؔ صاحب نے میجک لینٹرن کے ذریعہ افریقہ میں تبلیغ اسلام کے مناظر دکھا کر حاضرین کو محظوظ کیا۔ اور پہلے دن کی کارروائی ختم ہوئی۔

دوسرے دن بارہ بجے کے قریب ایک مولوی فاضل صاحب آئے اور سائل کے طور پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات اور پیشگوئیوں پر گفتگو کرنا چاہی۔ مولانا غلام احمد صاحب مجاہد نے ان کی اچھی طرح تسلی کی۔ اور پھر ان کی غلطی واضح کرنے کے لئے ان پر پانچ سوالات کئے۔ جن کے جواب سے عاجز آ کر مولوی فاضل صاحب گھبرا کر اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور چلے گئے۔ اس کا سامعین پر جو مولوی فاضل صاحب کے ساتھ تشریف لائے تھے بہت اچھا اثر ہوا ۔

چار بجے شام کے قریب دوسرے دن کا پہلا اجلاس شروع ہوا۔ اس میں خاکسار نے وفات مسیح پر روشنی ڈالی۔ اور اس کے بعد مولانا نیرؔ صاحب نے بعض عام اعتراضات کے جوابات دیئے۔ اور مغرب سے پہلے اجلاس ختم ہوا ۔ دوسرا اجلاس قریباً ساڑھے سات بجے رات کو شروع

(اشتہارات)

نیپٹ بہرہ پن رجسٹرڈ

کم سننے کان بہروں یا بچوں کے بہنے - درد بھاری پن - ورم خشکی کھجلی سنسناہٹ - آوازیں ہونے پردوں کی کمزوری اور کان کی تمام بیماریوں کی مشہور دنیا پر صرف ایک اکسیر اور بے خطا ببلب اینڈ سنز پیلی بھیت کا تحفہ کرامات ہے - فی شیشی ایک روپیہ چار آنہ - تین شیشی ایک ساتھ منگانے پر محصولڈاک معاف - بادشاہی منجن - مسوڑوں سے خون جانے درد پانی لگنے اور دانت کی ہر ایک تکلیف پر مجرب - ودوائی استعمال کے قابل ہے فی شیشی ۸ آنہ جعلسازوں اور ٹھگوں سے ہوشیار رہو - مرض دمہ کا شرطیہ علاج کیا جاتا ہے - دیا پتہ صاف لکھیئے - پتہ: کان کی دوا ببلب اینڈ سنز پیلی بھیت - یو - پی

تریاق چشم رجسٹرڈ کی تازہ تصدیق

نقل ترجمہ انگریزی سرٹیفکیٹ صاحب سول سرجن بہادر کیمبل پور -

"میں تصدیق کرتا ہوں - کہ میں نے تریاق چشم جسے مرزا حاکم بیگ صاحب نے تیار کیا ہے استعمال کیا ہے - میں نے گوات اور جالندھر میں اپنے ماتحت انچارج ڈاکٹروں کے ذریعے ضلعوں میں بھی تقسیم کیا - میں نے سفوف مذکور کو آنکھوں کی بیماریوں بالخصوص ککروں میں مفید پایا - جیسا کہ دیگر سارٹیفکیٹوں سے بھی ظاہر ہوتا ہے" - دستخط صاحب سول سرجن بہادر - قیمت پانچ روپیہ (ہ) تریاق چشم رجسٹرڈ کے علاوہ کی ہموازی ہر دو خریدار ہوگا -

المشتہر

خاکسار مرزا حاکم بیگ احمدی موجد تریاق چشم رجسٹرڈ
گڑھی شاہ دولہ ضلع گجرات پنجاب

تحفہ کشمیر

تار کا پتہ "زعفران" — تار کا پتہ "زعفران"

ناظرین اس موقعہ پر فائدہ اٹھائیے - سرمائی ٹوپیاں ہونگی - کشیدہ دوشالے گرم شالے دوم ۲ پیسہ ہر چیز جو آپ کو ۔۔۔ زعفران خالص ۔۔۔ شہد خالص ۔۔۔ [illegible]

سوپور ٹریڈنگ ایجنسی سوپور کشمیر

آلات زراعت و دیگر مشینری

ہمارے مشہور آفاق کماد پیڑنے کے بیلنے چاہت چارہ کترنے کی مشین آہنی ربٹ - ہل ٹوکا - انگریزی ہل - خراس - ہینڈ پمپ کھیا بیا چاولی - سیویاں - باداموں اور دہی بلانے کی مشینیں منگوانے کے لئے ہماری باتصویر فہرست مفت طلب کیجئے -

ایم عبدالرشید اینڈ برادرز احمدیہ بلڈنگ بٹالہ

(اشتہارات)

حب اکسیرا

(۱) جن عورتوں کے حمل گر جاتے ہوں (۲) جن کے بچے پیدا ہو کر مرجاتے ہوں - (۳) جن کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں - (۴) جن کے گھر اسقاط کی عادت ہو گئی ہو - (۵) جن کے بانجھ پن کمزوری رحم سے ہوں - اور کمزور ہی رہتے ہوں ان کو ان گولیوں کا استعمال اشد ضروری ہے - فی تولہ عہ - تین تولہ کے لئے محصولڈاک معاف - چھ تولہ تک خاص رعایت -

سُرمہ نور العین

اس کے اجزاء موتی و ماہیرا ہیں - اور یہ ان امراض کا مجرب علاج ہے - آنکھوں کی روشنی بڑھانے والا - دھند - غبار - جالا - ککرے - خارش - ناخنہ - پھولا - ضعف چشم - پڑوال کا دشمن ہے - موتیا بند دور کرتا ہے - آنکھوں کے لیدار پانی کے روکنے میں بے مثل ہے - پلکوں کی سرخی اور موٹائی دور کرنے میں بے نظیر تحفہ ہے - گلی سڑی پلکوں کو تندرستی دینا - پلکوں کے گرے ہوئے بال از سر نو پیدا کرنا اور زیبائش دینا خدا کے فضل سے اس پر ختم ہے - قیمت فی شیشی دو روپے - (عہ)

مفرح عروس زندگی

معدہ کے تمام فضلوں کو دور کرنے والی - مقوی دماغ محافظ روشنی چشم - نسیان کی دشمن - جگر کو طاقت دینے والی - جوڑوں کے درد و نقرس کے درد سینہ کو مضبوط بنانے والی - مقوی اعضاء رئیسہ دوائی ہے - اس کا روزانہ استعمال صحت کا بیمہ ہے - قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ چار آنہ (ہ عہ)

مقوی دانت منجن

منہ کی بدبو دور کرتا ہے - دانتوں کی جڑیں کیسی ہی کمزور ہوں دانت ہلتے ہوں - گوشت تورہ سے تنگ آ گئے ہوں - دانتوں سے خون آتا ہو - یا پیپ آتی ہو - دانتوں میں میل جمتی ہو - اور زرد رنگ رہتے ہوں - اور منہ میں پانی آتا ہو - اس منجن کے استعمال سے یہ سب نقص دور ہو جاتے ہیں - اور دانت موتی کی طرح چمکتے ہیں - اور منہ خوشبودار رہتا ہے - قیمت فی شیشی ۸ آنہ در ۔

المشتہر

منظور جان عبداللہ جان معین الصحت
قادیان

(اشتہارات)

کارِ ثواب یتامیٰ کی مدد

قابل توجہ سیکرٹری صاحبان جماعتہائے احمدیہ

اس وقت کار خانہ مشین سیویاں میں ایسے یتیم بچوں کی گنجائش ہے - جو کام سیکھ کر بار وزگار بننا چاہیں - (۱) عرصہ پانچ سال کام سیکھنا ہوگا - (۲) مختلف کام سکھائے جائیں گے - مثلاً سوئی مشین و دیگر اشیاء کی مرمت - انجن ڈرائیوری - نکل پالش - ڈھلائی وغیرہ جن کے ذریعہ انسان معقول روزگار پیدا کر سکتا ہے - (۳) بچوں کے اخراجات خوراک و لباس کا کفیل کارخانہ ہوگا - (۴) علاوہ کام سکھانے کے پڑھائی کا بھی انتظام ہوگا - (۵) بچے کی عمر ۹ سال سے کم اور ۱۵ سے زیادہ نہ ہونی چاہیئے - (۶) ہمراہ درخواست امیر یا سیکرٹری کی مقامی جماعت کا سارٹیفکیٹ ضروری ہے - ہر ایک بچہ کے لئے ضامن کا ہونا ضروری ہے - جو اس عرصہ میں کام چھوڑنے کی صورت میں گذشتہ خرچ کا ذمہ دار ہوگا - تمام درخواستیں ۱۵ر جنوری تک بنام

منیجر کارخانہ سیویاں - قادیان پنجاب

پہنچ جانی چاہئیں - تمام سیکرٹری صاحبان اپنی جماعت کے یتامیٰ جو بوجہ مفلسی کچھ کام نہیں کر سکتے اس کارخانہ میں بھیجکر اس کار ثواب میں حصہ لیں

احمدی اسپورٹس ورکس

آجکل عام طور پر سپورٹس کی فرمیں بدنام ہو گئی ہیں - کہ مال اچھا سپلائی نہیں کرتے - یہ بات ایک حد تک ٹھیک ہے - کیونکہ عام سپورٹس کی اشیاء فروخت کرنے والے اس کام کے اہل نہیں ہوتے - خریدار بیچارے انکو نقصان اٹھانا پڑتا ہے - ہم اپنے احباب کرام کو خوشخبری دیتے ہیں - کہ خدا کے فضل سے ہم خود سپورٹس کے کام میں ایک لمبے عرصہ کے تجربہ کار ہیں - اور مینوفیکچرر ہیں - ملٹری آفیسرز اور سکول کے ہیڈ ماسٹروں کے بہت سے سارٹیفکیٹ حاصل کئے ہیں اگر ہاکی - ٹینس ریکٹ - کرکٹ بیٹ - فٹ بال وغیرہ کی ضرورت ہو تو ہم سے منگا کر ملاحظہ کریں - اور دوسرے دوستوں کو بھی ترغیب دیں - مال ہر طرح سے عمدہ اور بارعایت ہوگا - دوکانداروں سے خاص رعایت کی جاوے گی - ایک دفعہ مال ضرور منگا کر ملاحظہ فرمائیں - کارڈ آنے پر پرائس لسٹ ارسال ہوگی - خط و کتابت کا پتہ :-

پتہ

ہاشم اینڈ کو سیالکوٹ شہر

ہندوستان کی خبریں

بڑودہ ۶ دسمبر۔ ہز ہائینس مہاراجہ گائکواڑ بڑودہ نے بڑودہ میں یونیورسٹی کے قیام کے متعلق تحقیقات کرنے کے لئے جو کمیشن مقرر کیا تھا۔ اس کمیشن کے روبرو جتنی خواتین نے شہادتیں پیش کی ہیں ان سب نے متفقہ طور پر اس پر اصرار کیا ہے۔ کہ عورتوں کے لئے علیحدہ یونیورسٹی ہونی چاہیئے۔ ان سب نے پرزور مطالبہ کیا ہے۔ کہ یونیورسٹی طالب علم خواتین کی جسمانی تربیت کو ضروری بنانے کے لئے دفعہ قائم کرے۔ اور ہفتہ میں کم از کم تین دن ٹینس کے علاوہ دیگر ورزش بھی لازمی کر دیجائے۔

لکھنؤ ۸ دسمبر۔ آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ لیگ کا سالانہ اجلاس ۲۹، ۳۰ اور ۳۱ دسمبر کو دہلی میں منعقد کیا جائے۔ اور شیخ عبدالقادر بیرسٹر لاہور کو صدارت کے لئے منتخب کیا ہے۔

ٹیکسیلا ۸ دسمبر۔ ایک ڈاکو نے بھاگتے ہوئے ایک سب انسپکٹر کو قتل کر دیا۔ اور ایک کانسٹبل کو سخت مجروح کیا۔

کلکتہ ۸ دسمبر۔ سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ حکومت نے ہفتہ مختتمہ ۴ دسمبر میں ۵ لاکھ پونڈ فروخت کئے۔

بعدالت لفٹننٹ کرنل ایف سی نکولس آئی اے ڈسٹرکٹ جج انچارج لکویڈیشن ورک۔ لاہور

بمعاملہ انڈین کمپنی ایکٹ ۷ سنہ ۱۹۱۳ء اور ہندوستان نیشنل بنک لمیٹڈ متعلقہ لکویڈیشن۔

آئی ایف سی۔ نکولس ڈسٹرکٹ جج انچارج لکویڈیشن ورک لاہور نے بموجب حکم مرقومہ ۸ دسمبر سنہ ۱۹۲۶ء لالہ مدن گوپال ایڈوکیٹ لاہور کو سرکاری طور پر لکویڈیٹر ہندوستان نیشنل بنک لکویڈیشن کا مقرر کیا ہے (۱۰-۱۲-۲۶)

دستخط ایف۔ سی۔ نکولس ڈسٹرکٹ جج لاہور

تلاش ناطہ ایک صاحب عمر ۲۵ سال پیشہ زمینداری کچھ ملازمت تقریباً ۳۰ روپے آمد ماہوار رکھتے ہیں۔ اپنا مکان اپنی زمین ہی گاؤں میں ہے [illegible] مولوی ابراہیم صاحب احمدی مقام لنگہ ضلع گجرات کی معرفت خط و کتابت [illegible]

ممالک غیر کی خبریں

جنیوا سہ شنبہ۔ فرانسیسی نمائندہ نے اس اخباری اطلاع کی تردید کی۔ کہ حکومت شام فرانس سے لے کر کسی دوسری سلطنت کو تفویض کر دی جائے گی۔ نیز بیان کیا۔ کہ امن عامہ کے پیش نظر ملک شام میں صورت حالات بہتر ہو گئی ہے۔

نیویارک ۷ دسمبر۔ اس مرتبہ شمالی مشرقی ریاستیں غیر معمولی طور پر جلدی سخت سرد موسم کے پنجہ میں گرفتار ہو گئی ہیں۔ شہر نیویارک میں درجہ حرارت صفر سے بھی کم ہے۔ اس پر سات انچ برف بھی پڑی ہے۔ اور مزدوروں کی ایک فوج کی فوج شب و روز اس برف کو ہٹانے میں مصروف ہے۔

بڑی جھیلوں پر ۲۵ جہازوں پر پانچ ہزار ملاح برف سے گھر گئے ہیں۔ تمام کھینچنے والے آلوں کے ساتھ برف توڑنے میں مصروف ہیں۔

قسطنطنیہ ۷ دسمبر۔ اخبارات بڑے زور شور کے ساتھ اس تجویز کی حمایت کر رہے ہیں۔ کہ کمال پاشا کی خدمات کے اعتراف کے طور پر قسطنطنیہ کا نام کمالیہ رکھا جائے۔

پیرس ۵ دسمبر۔ ماتن کے نامہ نگار مقیم ماسکو کا بیان ہے۔ کہ قفقاز کے ایک گاؤں کاپلی میں زلزلہ آیا جس سے ۵۰ اشخاص ہلاک اور پانسو مجروح ہو گئے ہیں۔

جوہانسبرگ ۷ دسمبر۔ آج صبح زبردست زلزلے سے ایک یورپین اور ۳ دیسی سخت مجروح ہوئے۔

بلغراد ۷ دسمبر۔ یوگوسلاویہ کا کابینہ میثاق البانیہ و اٹلی کے خلاف اظہار احتجاج کے طور پر مستعفی ہو گیا ہے۔

نیویارک ۸ دسمبر۔ سٹینڈرڈ آئل کمپنی کا سنہ ۱۹۲۶ء سارے سال کا منافع تقریباً ۲۰ کروڑ ڈالر ہے۔ جو سنہ ۱۹۲۵ء کے منافع کی بہ نسبت ۴ کروڑ ۶ لاکھ ڈالر زیادہ ہے۔ (رپورٹ)

سنگاپور ۷ دسمبر۔ مالیات کے افسروں نے جہاز فونگسینگ کے انجن کے کمرہ میں سے جو چین سے آ رہا تھا ۱۵۰ اونس ناجائز کوکین اور ۲۰۰۰ ٹہل افیون برآمد کی۔ (رپورٹ)

رگبی ۷ دسمبر۔ بے تار برقی کے اسٹیشنوں کے متعلق دریافت کرنے پر لارڈ وولمر نائب سکرٹری ڈاکخانجات نے بیان کیا۔ کہ مارکونی کمپنی سے جو معاہدہ ہوا ہے۔ اسکی رو سے یہاں اسٹیشن قائم کئے جائیں گے۔ اور کینیڈا۔ آسٹریلیا۔ جنوبی افریقہ اور ہندوستان سے سلسلہ خبر رسانی آئندہ سال کے شروع ہی میں قائم ہو جائے گا۔

لندن ۸ دسمبر۔ پارلیمنٹ کا آئندہ سیشن فروری میں منعقد ہوگا۔

اشتہارات کی صحت کے ذمہ دار خود مشتہر ہیں۔ نہ کہ الفضل (ایڈیٹر) (منشی عبدالرحمن کشمیری قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے دفتر [illegible] سے شائع کیا)